عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۴
شمارہ ۴۵

برما میں قادیانیت کا جنازہ نکل گیا

۵۰۰ قادیانیوں کا قبول اسلام

بنگلہ دیش کی مہم میں قادیانیوں کا کردار

روزہ کی اہمیت

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری کی حیات و خدمات

دھوکہ کی تجارت

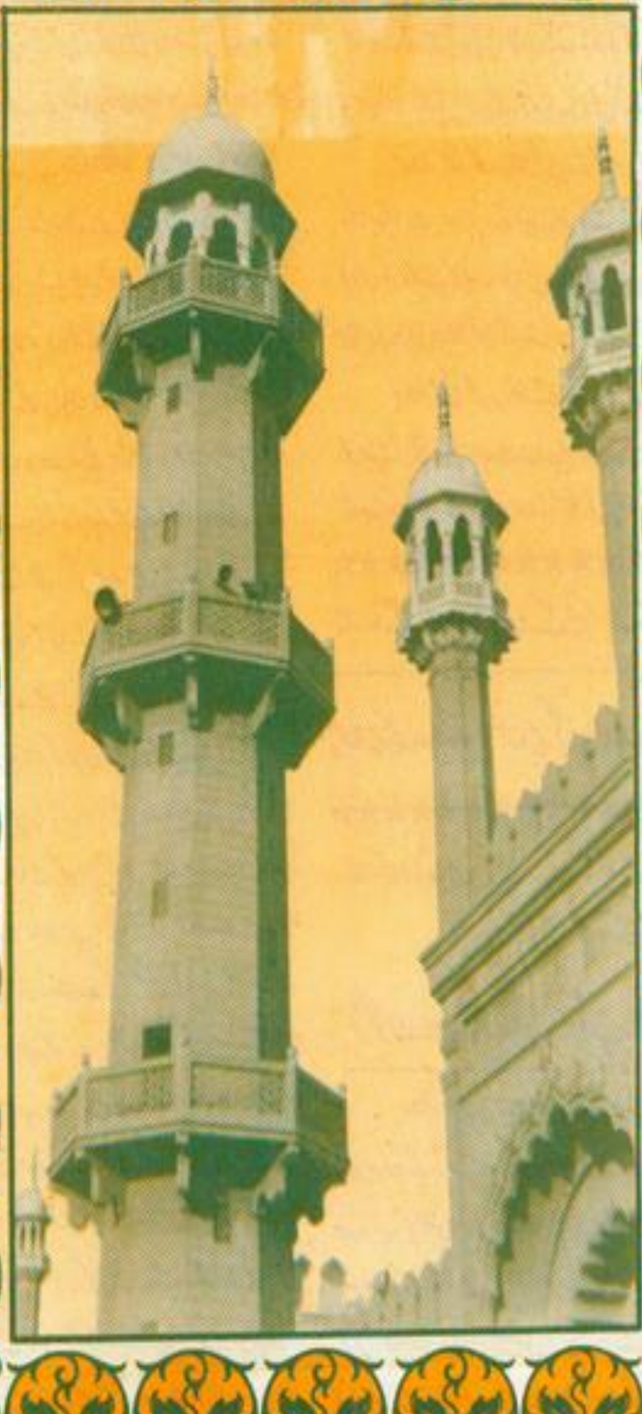

برما میں قادیانیت کا جنازہ نکل گیا

۵۰ قادیانیوں کا قبول اسلام

(ختم نبوت رپورٹ) برما میں قادیانیت نہ پہلے پنپ سکی ہے اور نہ آئندہ انشاءاللہ قدم جما سکتی ہے۔ وہاں کے علماء نے قادیانیت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اس مسئلے پر وہاں کے علماء بہت سخت واقع ہوئے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل برما کے جنوب میں واقع ارکان کے علاقہ میں تقریباً ۵۰ قادیانیوں نے مفتی اعظم برما، مولانا مفتی محمود کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔ اس واقعہ کے بعد وہاں کے قادیانیوں میں سخت مایوسی پائی جاتی ہے۔

آج سے تقریباً ۶۰ سال قبل قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے لیڈر خواجہ کمال الدین برما کے دارالحکومت رنگون میں ہیر جمانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہاں کے علماء فوراً حرکت میں آگئے۔ برما میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ تنظیم جمعیۃ العلماء اسلام برما گزشتہ ایک صدی سے وہاں کے مسلمانوں کی رہنمائی کر رہی ہے۔ ۱۹۲۰ء میں جب خواجہ کمال الدین رنگون آیا تو جمعیۃ کے راہنماؤں نے ہندوستان سے حضرت مولانا محمد عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ مدیر النجم کو تکلیف دی کہ وہ تشریف لائیں اور فتنہ کا سدباب کریں۔ چنانچہ مولانا مرحوم تشریف لے گئے اور پورے برما میں آپ نے تقاریر کیں اور قادیانیت کا ایسا پوسٹ مارٹم کیا کہ خواجہ کمال الدین قادیانی وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ اس کے بعد سے آج تک قادیانیت کو ہیر جمانے کا موقع نہیں ملا۔ اکا دکا قادیانی کبھی کبھی اپنی تھوڑی سرگرمیاں دکھا کر اپنی موجودگی کا اظہار کرا دیتے تھے۔

جمعیۃ العلماء اسلام کی قیادت اس وقت برما کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمود مدظلہ کر رہے ہیں۔ مولانا موصوف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے مظاہر العلوم سہارنپور سے فراغت حاصل کی اور برما کی سب سے بڑی دینی درسگاہ "دارالعلوم تامویے" کے مہتمم بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بے پناہ خداداد صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ آپ کے پیشرو مجاہد ملت حضرت مولانا ابراہیم مظاہری جمعیۃ العلمائے اسلام برما کے صدر تھے۔ مولانا مرحوم قادیانیت کے سخت دشمن تھے۔ وہاں سے اس زمانہ میں ایک روزنامہ "دور جدید" اردو سے شائع ہوتا تھا۔ مولانا مرحوم اس کے مدیر مسئول تھے۔ روزنامہ اخبار میں مولانا قادیانیت کے خلاف لکھا کرتے تھے۔ اگر اخبار میں چھوٹی سی جگہ بچ جاتی تو وہاں یہ لکھ دیا جاتا تھا کہ "قادیانیت سے ہوشیار" بڑی جرأت والے تھے۔ احقر نے انہی کے ہاتھوں تربیت پائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔

شروع شروع میں برما میں قادیانیوں کے دونوں گروپ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے۔ لاہوریوں کا سربراہ ڈاکٹر این۔ اے خان جب مر گیا تو لواحقین نے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کی کوشش کی۔ قبر بھی کھودوا دی گئی اور دھوکے سے غسل بھی ایک مسجد کے موذن سے کرایا گیا۔ جب یہ خبر پھیلی تو مولانا ابراہیم احمد مظاہری رحمۃ اللہ علیہ نے فوری طور پر تمام قبرستان والوں کو ہدایت جاری کر دی کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا شرعاً جائز نہیں۔ چنانچہ جو قبر کھودی گئی تھی وہ بھی بند کرا دی گئی حکومت نے مولانا کو طلب کر لیا۔ مولانا نے شرعی مسئلہ بتا دیا چنانچہ پھر قادیانی کی لاش ایک میونسپلٹی کے قبرستان میں جہاں لاوارثوں کو دفن کیا جاتا تھا۔ ایک احاطہ کو الگ کر کے بدمعاشوں کے قبروں کے نزدیک دفن کر دی۔

مولانا مفتی محمود مدظلہ کو ہم نے مجلس مشاورت کا رکن بنایا ہے اور ہم نے ایک خط کے ذریعہ استدعا کی تھی کہ اس کی رکنیت کو قبول فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے جو جواب عنایت فرمایا وہ قارئین کی نذر ہے۔

مولانا مفتی محمود مدظلہ کے خط سے پاکستان کے مسلمانوں کو یقیناً خوشی ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہاں کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور مولانا مفتی محمود اور آپ کے

★★★★★★★★★★★★★★★★

برما میں مسلمانوں کے قبرستان میں

پرویزیوں کے دفن پر بھی پابندی ہے

★★★★★★★★★★★★★★★★

رفقاء کی زندگی میں برکت دے۔ آمین

(عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

رنگون سے قادیانیوں کا تقریباً صفایا ہو گیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے عرصہ سے عریضہ ارسال کرنے والا تھا خصوصاً جب آپ کا بھیجا ہوا دیدہ زیب پر مغز مدلل مضامین کا مجموعہ رسالہ "ختم نبوت" ملتا تو دل میں شدید تقاضا ہوتا کہ ذرا فرصت ملے تو مفصل عریضہ ارسال کروں آپ اور آپ کے معاونین کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ یہ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی

جلد نمبر ۴ • شمارہ نمبر ۱۵
۱۵ شعبان تا ۲۱ شعبان ۱۴۰۶ھ
مطابق
۲۵ اپریل تا یکم مئی ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند — بھارت
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن — پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف — برما
- حضرت مولانا محمد یونس — بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم — کنیڈا
- حضرت مولانا سعید الانکار — فرانس

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے
سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسماعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کشمیر	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

اسلام دشمن طاقتوں کے عزائم خاک میں ملادیں

محمد صدیق ناگوری عمر کوٹ

مجلس تحفظ ختم نبوت عمر کوٹ کے مقامی رہنما محمد صدیق نے علماء کی توجہ حالات کی نزاکت کی طرف دلاتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت اسلام کی رٹ لگا کر مسلمانوں کو دھوکہ دے رہی ہیں اور غیر ملکی اشاروں پر اسلام و پاکستان کے خلاف سرگرم عمل ہیں ایسے میں علماء دانشور کا فرض ہے کہ وہ اسلام دشمن طاقتوں کے عزائم خاک میں ملادیں۔

ابوظہبی میں حکیم ملت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ کے لئے فاتحہ خوانی

ابوظہبی رنمائندہ ختم نبوت) مبلغ تحفظ ناموس صحابہ ابو عبداللہ محمد ساجد اعوان جناب رب نواز شاکر، جناب محمد امیر ملک، جناب ظفر علی، جناب فقیر محمد خان و دیگر جملہ ساتھیوں نے سلسلہ صابریہ چشتیہ امدادیہ کے روحانی بزرگ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے خلیفہ مجاز حضرت علامہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفیؒ کے اچانک انتقال پر ملال کی خبر سن کر انتہائی رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عارفیؒ صاحب یادگار اسلاف تھے۔ آپ عصر حاضر کے ایک عظیم روحانی و جسمانی طبیب تھے۔ آپ کی نورانی محفلیں تادم زیست یاد رکھی جائیں گی۔ آپ کا علماء حق میں ایک اہم مقام تھا آپ سچی باصفا اور کامل و مکمل ولی اللہ تھے۔ اس سلسلہ میں آپ کی روح کے ایصال ثواب کیلئے یہاں مسجد ... میں قرآن خوانی ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی گئی کہ حضرت عارفی صاحبؒ کے درجات بالا ہوں اور آپ کے اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین مزید برآں پیر طریقت حضرت مولانا حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی مدظلہ العالی کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی گئی جو کہ ان دنوں متحدہ عرب امارات کے تبلیغی دورہ پر ہیں۔

ناصر احمد قادیانی کو فوری طور پر سبکدوش کیا جائے

مولوی فقیر محمد کا مطالبہ

فیصل آباد مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاءالحق وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو اور وفاقی وزیر قدرتی وسائل حاجی حنیف طیب سے مطالبہ کیا ہے کہ وسیع تر ملکی اور قومی مفاد کے پیش نظر سوئی گیس ٹرانسمشن ہیڈ کوارٹر فیصل آباد کے نئے میٹرنگ و گیس کنٹرول سپرٹینڈنٹ قادیانی ناصر احمد کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور اس اہم کلیدی عہدہ پر کسی مسلمان انجینئر کو تعینات کیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی ناصر احمد ۱۹۷۴ء میں سوئی گیس کے ڈسٹری بیوشن آفس پیپلز کالونی فیصل آباد میں بطور ریو ٹیلائزیشن، انجینئر تعینات تھا اس دوران اس نے کئی غلط لائنیں ڈال رکھیں اور ربوہ میں مرزائیوں کو میٹر کے بغیر گیس دی تھی جس پر جاری درخواست پر مارشل لاء انکوائری ٹیم نے تحقیقات کی تھی اور الزامات ثابت ہونے پر ٹیم نے اپنی رپورٹ پر لکھا تھا کہ ناصر احمد قادیانی کو آئندہ فیصل آباد نہ لگایا جائے اس کے بعد اس کو تبدیل کر دیا تھا اب اس کو سوئی کے مقام سے لے کر پٹ وربنگ گیس لائن کی نگرانی پر لگایا گیا ہے خدشہ ہے کہ یہ قادیانی کسی وقت تخریبی کاروائی کرا سکتا ہے۔

قادیانی کی جائیدادوں کو ضبط کیا جائے

عمران شاہ عمر کوٹ

مجلس تحفظ ختم نبوت عمر کوٹ کے پرجوش رہنما عمران شاہ نے اپنے اخباری بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی جائیدادوں کو بحق سرکار فوری ضبط کیا جائے انہوں نے کہا کہ ملک میں مرزائیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام اور قادیانی آرڈیننس پر مکمل عمل کرایا جائے۔

جنڈ الوالہ میں ختم نبوت کانفرنس

جنڈ الوالہ: مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت کے ناسور کو ختم کرنے کے لئے پوری امت کا اتحاد ضروری ہے۔ انہوں نے علماء پر زور دیا کہ وہ مسئلہ ختم نبوت کو اپنی تقاریر سے اجاگر کریں۔ یہ کانفرنس جنڈ الوالہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مقامی تنظیم کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ کانفرنس کے اختتام پر مولانا محمد معصوم شاہ نے اسلام کی سربلندی اور پاکستان کے استحکام اور ختم نبوت جماعت کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ واضح رہے کہ اس علاقہ میں حال میں دفتر قائم ہوا ہے۔

قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جائے

علماء جھنگ کا مطالبہ

مورخہ ۴ اپریل بروز جمعہ جھنگ صدر، جھنگ شہر سیٹلائٹ ٹاؤن غلہ منڈی و دیگر تمام علاقوں کی مساجد میں اجتماعات جمعہ پر تمام علماء و خطباء نے جھنگ کے ڈی سی، ایس پی اور جملہ انتظامیہ سے شدید احتجاج کیا کہ سرزمین جھنگ پر قادیانی صدارتی آرڈیننس کے احکامات پر عمل نہیں کر رہے لہٰذا صدارتی آرڈیننس کی تفصیلات کے مطابق قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جائے تفصیلی مطالبات کی قراردادیں اجتماعات جمعہ میں پاس کرائی گئیں جس کے مطابق۔

۱۔ قادیانی سینہ پر کلمہ بیج نہیں لگا سکتے۔ یہ صدارتی آرڈیننس کے احکامات کی خلاف ورزی ہے اسی بنا پر ... کے علاقہ میں ملک مشتاق احمد مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم میر قادیانی کو ایک سال قید با مشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

۴۔ قادیانیوں کو عبادت گاہوں، گھروں، دیواروں، دکانوں وغیرہ سے کلمہ طیبہ ہٹایا جائے اور ایسے افراد کو قرار واقعی سزا دی جائیں جیسا کہ سیالکوٹ کی ضلعی انتظامیہ نے قادیانیوں کی عبادت گاہوں اور دیواروں، دکانوں سے کلمہ ہٹایا ہے۔ بحوالہ اخبار روزنامہ جنگ ۱۹ مارچ ۱۹۸۶ء

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

مانسہرہ: (منظور احمد شاہ نمائندہ ختم نبوت) مدرسہ دارالعلوم معارف القرآن حنفیہ مرکزی جامع مسجد مانسہرہ کے زیر اہتمام حسب سابق اس سال بھی یک روزہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے جس کے لئے تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ بروز ہفتہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۶ء بمطابق ۱۶ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ بعد از نماز عشاء اجلاس شروع ہوگا اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ طریقت مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم فرمائیں گے۔ جبکہ مقررین میں استاذ العلماء حضرت مولانا عبد القیوم صاحب مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ (۲) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ سفیر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (۳) مبلغ اسلام حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب ہری پور۔ اور مولانا دوست محمد صاحب منگلوری شامل ہیں۔ یاد رہے کہ ہر سال شعبان میں مدرسہ دارالعلوم کا سالانہ اجلاس ہوتا ہے جس میں درجہ حفظ کے طلباء کی دستار بندی کرائی جاتی ہے۔

مسرت ڈائجسٹ پر پابندی لگائی جائے

کوئٹہ میں منعقدہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس کا مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام جامع مسجد ختم نبوت سٹلائٹ ٹاؤن میں ایک روزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت صوبائی مجلس کے امیر مولانا محمد منیر الدین نے کی جس سے مولانا قاری انوار الحق حقانی، مولانا عبد الواحد خطیب جامع مسجد قندھاری، مولانا محمد شفیع، مولانا محمد رفیق صاحب، مولانا نور محمد جمعیت علماء اسلام کے رہنما، ڈاکٹر نظام الدین پانیزئی، اور حافظ محمد اکبر خان مندوخیل نے خطاب کیا۔ علماء نے شہدائے ختم نبوت کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ شہداء کو اللہ تعالیٰ نے بڑا مقام عطا کیا ہے۔ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ صدارتی آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کیا جائے، اسلام آباد میں مجلس عمل اور وزیر اعظم جونیجو کے درمیان ہونے والے سمجھوتے پر جلد از جلد عملدرآمد کیا جائے۔ علماء نے کہا کہ قادیانی شروع سے یہ سازش کرتے آرہے ہیں کہ ۱۹۷۳ء کا آئین منسوخ ہو جائے ان کے لیڈروں نے بارہا دعویٰ کیا ہے کہ نہ وہ ادارہ رہے گا جس نے آئین بنایا نہ آئین رہے گا اور نہ ہی آئین پر دستخط کرنے والے باقی رہیں گے۔ علماء نے کہا ۱۹۷۳ء کے آئین میں مسلمانوں کی تعریف اور حضور کی ختم نبوت کی پاسبانی نوے سال کی جدوجہد اور مسلمانوں کی عظیم قربانیوں کے بعد شامل کی گئی ہے مسلمانان پاکستان ایسے کسی آئین اور دستور کو قبول نہیں کریں گے جس میں حضور کی ختم نبوت کی تعریف شامل نہ ہو کانفرنس میں کچھ قراردادیں منظور کرائی گئیں قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کی تمام عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ ہٹائے۔ قادیانی جریدہ مسرت ڈائجسٹ اور کوئٹہ سے شائع ہونے کا پندرہ روزہ صنوبر پر پابندی عائد کرے بلدیہ نے دو سال قبل پرنس روڈ کا نام مفتی محمود روڈ ہری کشن روڈ کا نام سید عطاء اللہ شاہ بخاری روڈ۔ اور میکلوڈ روڈ کا نام سید شمس الدین شہید روڈ رکھنے کی تجویز منظور کی تھی تاحال اس پر عملدرآمد نہیں ہوا لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ اس پر فوراً عملدرآمد کیا جائے۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور تمام تقاریر پشتو میں ہوئی۔

(امیر محمد بگٹی ناظم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ)

مولانا محمد رمضان آزاد مبلغ مجلس کا دورہ

ماتلی (رپ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد رمضان نے پچھلے ہفتے اندرون سندھ کے مختلف شہروں ٹنڈو غلام علی، ماتلی، صابن دستی، گولارچی، ٹنڈو اللہ یار کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ صابن دستی میں مجلس کی تنظیم قائم کر دی گئی ہے ٹنڈو غلام علی میں جماعت کے اراکین کو منظم ہو کر کام کرنے کی تلقین کی گئی دیگر شہروں میں بھی عنقریب تنظیمیں قائم کر دی جائیں گی۔

کلورکوٹ میں مجلس کا انتخاب

مورخہ یکم اپریل ۱۹۸۶ء بعد نماز عشاء مبارک جامع مسجد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ کا ایک عام انتخابی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد معصوم صاحب منعقد ہوا اجلاس نے متفقہ طور پر حضرت مولانا محمد معصوم صاحب خطیب عیدگاہ قدیمی کو سرپرست، جناب حاجی حافظ محمد زکریا صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ مدینہ امیر، جناب حافظ محمد رفیق صاحب صدر مدرس تعلیم القرآن نائب امیر، حافظ جمیل احمد دکاندار کلورکوٹ ناظم اعلیٰ، جناب صوفی محمد سلمان صاحب کلورکوٹ ناظم، رانا خلیل احمد صاحب کریانہ مرچنٹ، کلورکوٹ ناظم نشریات اور حافظ نیک محمد صاحب مدرس جامعہ مدینہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

حضرت امیر مرکزیہ کا تعزیتی بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں خوشاب کے بزرگ عالم دین تحریک ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز ڈاکٹر عبد الحی اور حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ درخواستی کے برادر خورد مولانا عبد الرحیم درخواستی، گلگت کے شیخ شریعت مولانا عبد الشکور کی وفات حسرت آیات پر گہرے صدمے کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس فتنہ کے دور میں علماء کرام، بزرگان دین، صوفیاء کرام، مجاہدین فی سبیل اللہ کی یکے بعد دیگرے وفات سے امت مسلمہ کا شدید نقصان ہوا ہے۔ جس کی تلافی مشکل ہے آج جبکہ ان رجال علم و فضل کی امت کو راہنمائی کے لئے شدید ضرورت تھی یہ حضرات امت کو اپنی شفقتوں بھرے سایہ سرپرستی سے محروم کر گئے۔ ان کا وجود امت کے لئے قدرت کا عطیہ تھا ہزاروں مخلوق خدا کی رشد و ہدایت کا کام ان سے وابستہ تھا۔ اللہ رب العزت ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں پسماندگان کو صبر جمیل نصیب کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان مرحومین حضرات کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہے۔

بلدیہ رحیم یار خاں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کیلئے پلاٹ

الاٹ کر دیا امیر مرکزیہ نے دفتر کی سنگ بنیاد رکھی

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۶ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں علماء کرام ضلع رحیم یار خاں اور زندگی کے ہر شعبہ سے متعلقہ معززین کے علاوہ جناب چوہدری محمد ایوب صاحب ڈپٹی کمشنر، چوہدری نذیر احمد صاحب اے سی، میاں عبدالخالق صاحب چیئرمین بلدیہ اور جناب ہارون رشید صاحب وائس چیئرمین اور بلدیہ کے تمام کونسلر صاحبان نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، مولانا قاری حماد اللہ شفیق صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں ضلعی انتظامیہ اور بلدیہ کے تمام معزز اراکین کا شکریہ ادا کیا، دفتر کی بنیاد کی پہلی اینٹ امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی اور پھر علی الترتیب حضرت مولانا غلام ربانی صاحب، جناب ڈپٹی کمشنر صاحب، میاں عبدالخالق صاحب نے اینٹیں رکھیں آخر میں حضرت اقدس مدظلہ نے دعا فرمائی۔ اور دفتر کی کے لئے معززین شہر اور انتظامیہ کے پرخلوص جذبات پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری نے اپنے ایک بیان میں تمام کارکنان ختم نبوت اسلامیان رحیم یار خان کا شکریہ ادا کیا ضلعی انتظامیہ و بلدیہ کے تمام اراکین کی مساعی پر بھرپور مسرت کا اظہار فرمایا اور ان کے لئے دعا فرمائی کہ خداوند تعالیٰ دونوں جہانوں میں تمام حضرات کو اس کی بہتر جزاء نصیب فرما دیں اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ان حضرات کی دلچسپی سے دفتر تعمیراتی مراحل طے کر کے تکمیل تک جلد پہنچ جائے۔ واضح ہے کہ گزشتہ دنوں رحیم یار خان کے علماء کرام کا ایک نمائندہ وفد حضرت مولانا غلام ربانی صاحب اور قاری حماد اللہ شفیق کی قیادت میں جناب چوہدری محمد ایوب صاحب ڈپٹی کمشنر سے مجلس عمل کے مطالبات کے ضمن میں ملا تھا، خاص کر امتناع قادیانیت آرڈیننس کے سلسلہ کی شکایات کا جواب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ارزاں فرمایا۔ اسی دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ جناب حافظ احمد بخش صاحب نے ڈپٹی کمشنر کو ایک درخواست دی کہ یہاں مجلس کا کوئی ملکیتی دفتر نہیں، بلکہ جامعہ مدینہ میں عارضی اقامت ہے مجلس کو ایک پلاٹ دے دیا جائے۔ تاکہ مجلس کا یہاں مستقل دفتر قائم ہو چنانچہ بلدیہ رحیم یار خاں کے اجلاس کے موقع پر جناب خلیل شہزاد نے تحریک پیش کی، جو کہ بالاتفاق منظور کر لی گئی اور حسب تحریک مجلس کے نام ایک پلاٹ الاٹ کر دیا گیا۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق پلاٹ پر دفتر کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔

جامع مسجد ٹنڈو آدم میں

منظور کی جانے والی قراردادیں

یہ عظیم الشان اجتماع جمعہ ۔۔۔ اخبار ۱۴ مارچ ۱۹۸۶ء میں خواجہ خیر الدین جنرل سیکرٹری ایم آر ڈی کے اس بیان کی شدید مذمت کرتا ہے جس میں ساہیوال اور مردان کے مجرموں کی سزائے موت پر احتجاج کیا اور قاتل و ظالم گروہ کو مظلوم اور مذہبی جماعت قرار دیا ہے اور ان کی رہائی کی سازش کے طور پر سول عدالت میں ان کے مقدمات منتقل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ عظیم الشان اجتماع بلا استثنیٰ ان تمام ایم آر ڈی کے لیڈروں کی اسی طرح ایم آر ڈی سے باہر ان لیڈروں کی مذمت کرتا ہے جنہوں نے ہمیشہ قادیانیوں کی حمایت کی ہے اور خود ایم آر ڈی سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی حامی لیڈروں کو ایم آر ڈی سے خارج کیا جائے ورنہ عوام ان لیڈروں اور خود ایم آر ڈی کے خلاف بھرپور مزاحمتی مہم چلائیں گے محمد رسول اللہ کی ختم نبوت کے مقابلے میں بڑے سے بڑا لیڈر اور بڑی سے بڑی پارٹی اور بڑے سے بڑا حکمران بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ عوام ان کو خس و خاشاک کی طرح بہا دیں گے۔ یہ عظیم اجتماع تمام مذہبی تنظیموں اور سیاسی تنظیموں سے اسلام کے رشتے سے مطالبہ کرتا ہے کہ خواجہ خیر الدین۔ اصغر خاں۔ معراج محمد خاں۔ بے نظیر بھٹو اعتزاز حسن بزنجو مزاری، نسیم اور ولی خان غرض کہ تمام کے تمام ان لیڈروں کی سختی سے مزاحمت کریں اور ان کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کریں جنہوں نے ہر موقعہ پر قادیانیت دوستی کا ثبوت دیکر کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے ورنہ ایسی تمام مذہبی اور سیاسی تنظیموں اور جماعتوں کی اسلام دوستی مشکوک سمجھی جائے گی۔ انتخابیہ اور کلیدی آسامیوں سے تمام قادیانیوں کو فی الفور ہٹایا جائے اس لئے کہ دراصل ملکی حالات خراب کرنے میں انہی عناصر کا ہاتھ بلکہ انہی کی سرپرستی میں جگہ جگہ بدامنی پیدا ہو چکی ہے تمام ملک دشمن طاقتوں کو تحفظ بھی دے رہے ہیں پورے ملک کی انتظامیہ کو پابند کیا جائے کہ صدارتی حکم نامہ نمبر ۲۰ جو قادیانیوں کے خلاف کارروائی کرے ورنہ اس ٹال مٹول سے مسلم عوام کے جذبات مشتعل ہو کر ہنگامہ آرائی کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ ٹنڈو آدم اور ضلع سانگھڑ کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ صوبائی گورنر علامہ حجازی کے نام قادیانیوں نے جان بوجھ کر تبلیغی لٹریچر بھیجا ہے تا مزید حالات خراب ہوں۔ یہ لٹریچر تین جرائم پر مشتمل ہے (۱) قادیانیوں کو کھلم کھلا مسلم کہنا بالخصوص غلام احمد فرخ دار الاصلاح واہ کی کھاتہ حیدرآباد اصلاحیہ پریس۔ جلال الدین شمس اور اصلاح و ارشاد ربوہ تو واضح طور پر اسی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں (۲) مسلمانوں کی دل آزاری اس لئے کہ ختم نبوت کی کفریہ تشریح اس میں موجود ہے اور بزرگان امت کو اسی عقیدہ والا بتلایا گیا ہے۔ قادیانیت کی تبلیغ۔ یہ تینوں جرم وہاں ہوئے ہیں جہاں یہ لٹریچر بھیجا ہے یعنی ٹنڈو آدم میں اس لئے اس مقدمہ کے اندراج میں بلاوجہ ٹال مٹول کرنے کا مقصد مسلم عوام کی دل آزاری ہی ہے لہٰذا فی الفور ان مجرموں کے خلاف مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے۔

مولانا نذیر احمد خاں بلوچ اور مولانا محمود احمد صاحب کا تبلیغی دورہ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا نذیر احمد خاں بلوچ نے مولانا محمود احمد صاحب خطیب جامع مسجد سفائر مل کوٹری کی معیت میں کوٹری شہر اور کوٹری مل ایریا کا آٹھ دن کا دورہ شروع کر دیا ہے اور مختلف ملوں میں جا کر مسئلہ ختم نبوت کی تشریح اور فتنہ قادیانیت سے مل مالکان اور مل کے مزدوروں کو آگاہ کیا ہے چونکہ کوٹری شہر آئی لینڈ ٹیکسٹائل مل میں چوہدری نعمت اللہ مرتد قادیانی کے ڈائریکٹر بنائے جانے کے خلاف پورے کوٹری شہر کے مسلمانوں کے دلوں میں غم و غصہ کی لہر موجود ہے اور چونکہ چوہدری نعمت اللہ کا کردار انڈس ویونگ مل اور سفائر مل میں انتہائی گندہ اور غلیظ رہا ہے یہ نعمت اللہ قادیانی وہی ہے جس نے حیدرآباد لطیف آباد نمبر ۳ میں مرزا طاہر کو بلوا کر بڑے بڑے مسلمان غربا کو دعوت دے کر قادیانی بنانے کی کوشش کی تھی اور چونکہ چوہدری نعمت اللہ ظفر اللہ قادیانی ملعون کا خاص رشتے دار ہے اور مرزا طاہر کا سندھ میں ایجنٹ ہے اور سندھ کا عوام مسئلہ ختم نبوت میں بڑا احساس ہے اس لئے مولانا نذیر احمد اور مولانا محمود احمد صاحب نے جہاں جہاں بھی دورہ کیا تو مزدوروں نے اور مختلف ملوں کے افسران نے یہی مطالبہ کیا کہ آپ آئی لینڈ کے مل مالکان تک ہمارے جذبات کی ترجمانی پہنچا دیں اور اس مرتد کو فوراً مل سے نکلوائیں۔ تو کوٹری کے علماء کرام کا ایک نمائندہ وفد آئی لینڈ مل گیا اور مل کے تمام افسران تک اپنے جذبات پہنچائے جس پر مل کے افسران نے جلد روانہ غور کرنے کا وعدہ کیا نمائندہ حیدرآباد کی رپورٹ کے مطابق مولانا نذیر احمد اور مولانا محمود احمد کے اس تبلیغی دورہ کے دوررس اثرات نکلیں گے بلکہ امید ہے کہ بہت جلد کوٹری شہر میں ختم نبوت کا دفتر کھل جائے گا۔

مسئلہ ختم نبوت جسطرح

کعبہ ھدی اللعالمین ہے
اسکے علاوہ کوئی بیت اللہ نہیں
قرآن ذکر اللعالمین ہے
اسکے بعد کوئی کتاب اللہ نہیں
اسی طرح حضور اکرمؐ کی ذات منورہ مقدس بھی رحمۃ اللعالمین ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور رسول نہیں۔

رب اللعالمین ہونا خدا پر بند ہے
بیت اللہ ہونا کعبے پر بند ہے
کتاب اللہ ہونا قرآن پر بند ہے
خاتم النبیین ہونا آپؐ پر بند ہے

(مصباح التبلیغ ص ۲۵۷)

****

بدین کے مرزائیوں کی مسلم دشمنی

چند ماہ قبل ہفت روزہ ختم نبوت میں "مفتوح گروپ اور مرزائی" کے عنوان سے میرا مضمون شائع ہوا تھا۔ بدین کے مرزائی عبدالقادر "الوحید لوٹ ہاؤس بدین اور "مسیح لوٹ ہاؤس بدین" بوکھلا گئے اکبر کر عبدالقادر [illegible]

دارالافتاء کا قیام

عوام الناس کی سہولت کے پیش نظر ایک دارالافتاء مدرسۃ عالیۃ فرقانیۃ مسلم آباد ایم اے جناح روڈ (اسلامیہ کالج سے دو فرلانگ آگے جنوب میں) قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مولانا مفتی محمد اکمل صاحب صبح دس بجے سے ایک بجے تک فتویٰ دیا کریں گے۔

اس کے علاوہ

شعبہ حفظ و ناظرہ کا بہترین انتظام۔ داخلے جاری ہیں۔

فون: 711639

نبرا ہے۔ یہ حضرات بوکھلانے کے ساتھ ساتھ قدرے تحقیر پر بھی اتر آئے۔ ابھی دو ماہ قبل حیدرآباد کے دو مجاہد سیکرٹری جب اپنے بقایاجات وصول کرنے مذکورہ حضرات کے پاس گئے تو یہ انکاری ہو گئے کہ ہم تم نہیں دیتے کیونکہ آپ لوگوں نے "مفتوح گروپ اور مرزائی" کے عنوان سے مضمون شائع کرایا ہے اور یہ بھی کہا کہ پاکستان میں نشر و اشاعت کے ہمارے سو چھاپی ادارے ہیں۔ ختم نبوت کے ایڈیٹر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے علاوہ نشر و اشاعت کے ان سو چھاپی اداروں کے ذریعے پروپیگنڈہ مہم بھی زور و شور پر چلائیں گے۔ ان مرزائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ مضمون میں نے تحریر کیا تھا۔ میرے خلاف جو کچھ کرنا ہے کریں

باقی صفحہ ۲۳ پر

مولانا محمد اقبال و مولانا محمد بلال کی برطانیہ واپسی

مولانا محمد اقبال مظاہری ایڈیٹر ماہنامہ "البلال" مانچسٹر اور دارالعلوم بری برطانیہ کے استاذ مولانا بلال مظاہری جو گزشتہ تین ماہ سے برصغیر کے دورہ پر تھے اب وہ اپنا دورہ مکمل کر کے برطانیہ روانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بھارت پاکستان کے دینی اداروں کا تفصیلی دورہ کیا اور علماء مشائخ سے ملاقاتیں کیں۔

حضرت مولانا محمد ہارون اسلام آبادی مدظلہ کی کراچی میں آمد و روانگی

حضرت مولانا محمد ہارون اسلام آبادی مدظلہ گزشتہ دنوں کراچی میں ۱۰ دن قیام کے بعد ابوظہبی واپس روانہ ہو گئے۔ آپ نے اپنے کراچی میں قیام کے دوران مختلف مدارس، جامعات کا دورہ کیا اور علماء کرام سے خصوصی ملاقاتیں کیں، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھی معائنہ کیا۔ مولانا موصوف ممتاز عالم دین ہیں اور متحدہ عرب امارات کی جمعیۃ اہل سنت والجماعت کے صدر ہیں۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد دامت برکاتہم نے آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن نامزد فرمایا ہے۔

صدائے ختم نبوت

ہم خبردار کرتے ہیں

وطن عزیز میں سیاسی سرگرمیاں بام عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ بے نظیر کی آمد نے اسے انتہا کو پہنچا دیا ہے۔ جلسے دھڑا دھڑ ہو رہے ہیں حاضرین کی زیادتی اور کمی سے اپنی کامیابی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ پارٹیوں کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح سامعین کو ٹرکوں، بسوں، ویگنوں میں لایا جائے گویا اس طرح یہ پارٹیاں اپنی قوت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اب تک تو جلسے بڑے پر امن رہے لیکن چھوٹے موٹے واقعات کا ایسے موقع پر ہو جانا فطری امر ہے۔

ہم نہ سیاسی ہیں نہ سیاسی مسئلہ میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ ہماری کسی سیاسی جماعت سے یا دینی جماعت سے محاذ آرائی نہیں ہے۔ بنیادی طور پر ہماری یہ جماعت "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" ایک غیر سیاسی اور دینی تنظیم ہے۔ اسلام کی سربلندی اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہمارا نصب العین ہے۔ جو پارٹیاں ہمارے اس مشن میں ہمارا ساتھ دیں گی ہم ان کے شکر گزار ہوں گے۔ تمام پارٹیوں کو چاہیے کہ سیاسی میدان میں اترنے سے پہلے "مسئلہ ختم نبوت" پر اپنی پالیسی کا اعلان کریں۔

ہمارا سیاسی نہ ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جس پارٹی کا جی چاہے بیان دے۔ ہماری نظر لگی ہوئی ہیں ہم ان لیڈروں کو بھی جانتے ہیں جو قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اور انہوں نے قادیانیوں کے حق میں بیانات دیے ہیں۔ جن قادیانیوں نے بے گناہ مسلمانوں پر ساہیوال اور سکھر میں گولیاں چلائیں اور بم برسائے ——— انہیں عدالت نے مجرم گردانا اور ان کیلئے پھانسی کی سزا کا فیصلہ سنایا ——— ان کو یہ سیاسی رہنما مظلوم قرار دے کر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات کو مجروح کر رہے ہیں ہم نے ان باتوں کو نوٹ کیا ہے ہم ایسے سیاست دان اور ایسی تمام سیاسی پارٹیوں پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ان کی قادیانیت نوازی انہیں لے ڈوبے گی اور غیرت مند اہل اسلام کے احتساب سے نہیں بچ سکیں گے۔ سیاسی پارٹیوں کو واضح طور پر یہ اعلان کرنا پڑے گا کہ قادیانیوں پر ان کی پارٹیوں کے دروازے بند ہیں۔

پچھلے دنوں میں دو سیاسی پارٹیوں کے کارکنوں کے درمیان تصادم ہوا۔ کنری (سندھ) میں غیر متوقع طور پر مسلمانوں نے بھارت میں بابری مسجد کو مندر بنانے کے مسئلے پر احتجاج کیا تو اس وقت صورتحال بگڑ گئی اور دکانوں کو آگ لگائی گئی۔ سمبڑیال (پنجاب) کے مسلمانوں نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی زیر قیادت قادیانیوں کی طرف سے آرڈیننس کی خلاف ورزی پر جلوس نکالا۔ اس جلوس کے اختتام پر تین نوجوانوں نے مظاہرین کو تھانہ پر حملہ کرنے پر اکسایا۔ اس کے علاوہ کراچی میں مختلف واقعات گزشتہ ایک عرصے میں رونما ہوئے ——— ہمیں یقین ہے اس میں قادیانی ٹولے کا ہاتھ ہے۔ سمبڑیال میں اکسانے والے تینوں کا تعلق ظاہر ہو گیا کہ قادیانی گروہ سے ہے اور ہمارے سندھ کے رہنما مولانا احمد میاں حمادی کو پورا پورا یقین ہے کہ کنری کے واقعہ میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ قادیانی بہت پہلے سے تخریب کاری کر رہے ہیں لیکن وہ محسوس ہونے نہیں دیتے۔

گزشتہ چند دنوں قبل قادیانی پارٹی کی مجلس مشاورت کا سالانہ اجلاس ربوہ میں ہوا تھا ——— وہاں طے کیا گیا کہ جو نفرت مسلمانوں میں قادیانیوں کے خلاف پیدا ہو گئی ہے اس کو کم کرنے کے لئے لوگوں کو تحائف دیے جائیں گے اس طرح ہمدردی پیدا کی جائے گی اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں کے توڑ کے لئے ۴۴ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ قادیانیوں نے ملک میں انتشار پھیلانے کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا ہوگا کہ اہل وطن آپس میں دست و گریباں ہوں مسلمانوں کے مختلف فرقے آپس میں لڑیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے مختلف فرضی تنظیموں کے نام سے گمراہ کن اشتعال انگیز پمفلٹ اور اشتہارات چھاپ کر تقسیم کئے اور اپنے ایجنٹ مسلمانوں کی تنظیموں میں چھوڑے ہیں سیاسی پلیٹ فارم پر بھی کشت و خون کا سلسلہ یہ لوگ شروع کرنا چاہتے ہیں طلبہ تنظیموں میں بھی یہ لوگ گھسے ہوئے ہیں اور آپس میں تصادم کرانا چاہتے ہیں۔

ہم تمام محب وطن سیاسی حضرات سے عموماً اور دینی جماعتوں سے خصوصاً درخواست کرتے ہیں کہ ذرا ہوشیار ہو جائیے۔ ان خفیہ ہاتھوں کو پہچانیے جو سازشیں کر رہے ہیں

وہ ملک کی تباہی کے درپے ہیں۔

ہم حکومت کو بھی خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں پر کڑی نظر رکھیں وہ اسلام اور ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ ان کے پاس مال و دولت بھی ہے اور اسلحہ کی بھی کمی نہیں۔ یقین نہ آئے تو ربوہ کے خفیہ تہہ خانوں، سندھ کی قادیانی زمینوں اور مرتد خانوں کی تلاشی لیں۔ حکومت کے علم میں یہ بات ہے اور نہ معلوم کن وجوہ کی بنا پر وہ تحقیق ختم ہو گئی جو تقریباً ڈیڑھ سال پہلے ربانا اور امّی سے (کنٹینر میں) بھاری تعداد میں اسلحہ یہاں منگوایا گیا تھا اور اس میں ایک شپنگ کمپنی کا ڈائریکٹر ملوث تھا شام کے کراچی کے اخبار نے اس خبر کو شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا تھا ہم اس شخص کو جانتے ہیں کہ وہ قادیانی تھا۔ تحقیقات کے دوران وہ مفرور ہو گیا اور اب دوبارہ اپنی جگہ براجمان ہے ہماری ان باتوں کو معمولی نہ سمجھا جائے۔ اس پر پورا پورا غور ہونا چاہیے اور گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔ جو ملک ہم نے بڑی قربانیوں سے حاصل کیا ہے اسکو یوں تباہ ہوتا ہم نہیں دیکھ سکتے۔

حکومت سندھ خاموش کیوں؟

آئے دن پنجاب کے اخبارات میں یہ خبریں آرہی ہیں کہ قادیانیوں کا فلاں ماہنامہ یا فلاں کتابچہ یا فلاں ہفت روزہ ضبط کیا گیا ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ حکومت پنجاب کی اس کاروائی کا کوئی فائدہ نہیں اس لئے کہ ضبط ہونے کا اعلان ایسے وقت کیا جاتا ہے جب کہ اس کی اشاعت کو دو ماہ گذر چکے ہوتے ہیں اور لوگوں تک ایسا مواد پہنچ چکا ہوتا ہے اور لوگ اس کو پڑھ چکے ہوتے ہیں پھر مزید ایک بات غور طلب یہ ہے کہ قادیانیوں کے مرکز ربوہ یا لاہور سے شائع ہونے والے تمام جریدے ملک کے چاروں صوبوں میں بیک وقت جاتے ہیں جبکہ ضبط صرف ایک صوبہ پنجاب میں ہوتا کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ سندھ یا سرحد کی حکومت کے نزدیک ایسا مواد (جس کو پنجاب کی حکومت قابل اعتراض قرار دے رہی ہے) قابل اعتراض نہیں؟ اس کے علاوہ برطانیہ جرمنی اور دوسرے ممالک سے بھی قادیانی لٹریچر کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ مواد بھی باہر سے نہیں آتا بلکہ پاکستان میں قادیانی پریس میں چھپتا ہے اور تقسیم ہوتا ہے اور پتہ باہر کا لکھ دیا جاتا ہے آخر حکومت کیوں ڈھیل دے رہی ہے؟ ہم برابر دیکھ رہے ہیں کہ قادیانیوں کے مختلف رسائل جرائد سندھ اور پنجاب سے شائع ہوتے ہیں پنجاب نے تو کچھ نہ کچھ اقدامات دیر سے سہی کئے ہیں لیکن حکومت سندھ تو بالکل خاموش ہے بلکہ گذشتہ تین ماہ پہلے قادیانیوں کو "مسرت ڈائجسٹ" نکالنے کے لیے ڈیکلریشن بھی دے دیا ہے اور اس کے علاوہ زیڈ یو تاثیر قادیانی ایک اور رسالہ "اپنا گھر" بھی گذشتہ پانچ چھ ماہ سے شائع کر رہا ہے کہنے کو تو کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ رسالہ "سندھ گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ" کا ترجمان ہے لیکن ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ایسے رسالے سے بھی قادیانی اپنے مذہب کا ڈھنڈورا پیٹنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ہم حکومت سندھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ دونوں رسالوں کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے اور پنجاب میں جن قادیانی رسالوں پر پابندی لگائی جاتی ہے اس پر سندھ میں بھی پابندی لگائی جائے۔ اور پنجاب کی حکومت کو چاہیے کہ ربوہ کے قادیانی پریس کو ضبط کرے اور قادیانیوں کے تمام رسالوں کا ڈیکلریشن بھی منسوخ کرے۔

حدیث اوّل :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار رکھو شعبان کے چاند کی رمضان کے لیے (یعنی جب ماہ شعبان کی تاریخ صحیح ہو گی تو رمضان میں اختلاف کم ہو گا) (ترمذی)

حدیث دوم :۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اور کسی ماہ (کے چاند) کا اتنا خیال نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

خصائل نبوی ۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کی میراث کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

مالک بن اوسؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور طلحہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ بھی تشریف لائے (اس کے تھوڑی دیر بعد) حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جھگڑتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سب حضرات کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس ذات پاک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا علم ہے کہ ہم انبیاءؑ کی جماعت کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم ترکہ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔ اُن سب حضرات نے فرمایا کہ بیشک یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

فائدہ:۔ یہ وہی قصہ ہے جس کی طرف نمبر ۲ پر ابوالبختری کی روایت میں بھی اشارہ گزر چکا ہے۔ قصہ طویل ہے اور حدیث کی تقریباً سب کتب میں مختصر یا مفصل نقل کیا گیا ہے بخاری شریف کی حدیث سے اس کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے اور توضیح کے طور پر فتح الباری وغیرہ سے دوسری روایات میں جو اضافے ہیں وہ بھی بقدر ضرورت ساتھ ہی ذکر کئے جا رہے ہیں۔ مالک بن اوسؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں تھا، دن کچھ چڑھ گیا تھا کہ حضرت عمرؓ کا قاصد مجھے بلانے آیا۔ میں حاضر خدمت ہوا تو حضرت عمرؓ ایک بورے پر بیٹھے ہوئے تھے جس پر کوئی اور کپڑا بھی بچھا ہوا نہ تھا۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے کچھ ضرورت مند

لوگ آئے تھے میں نے ان کو کچھ دینے کو کہہ دیا ہے تم اس کو لے جا کر ان پر تقسیم کر دو میں نے عرض کیا کہ تقسیم کے لئے کسی اور کو تجویز فرما دیتے تو اچھا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں تم ہی تقسیم کر دو۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ آپ کے خادم جن کا نام یرفا تھا حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت عثمانؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ بعض روایات میں حضرت طلحہؓ کا بھی شمار ہے۔ حضرت عمرؓ نے حاضری کی اجازت دیدی۔ یہ حضرات تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں یرفا دوبارہ آئے اور عرض کیا کہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ حاضری کی اجازت چاہتے ہیں حضرت عمرؓ نے اجازت فرمادی وہ دونوں حضرات تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ اور حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ میرے اور اس ظالم کے درمیان میں فیصلہ کر دیجئے۔ حضرت عباسؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ظالم کے علاوہ اور بھی کچھ سخت لفظ کہے دونوں حضرات میں آپس میں سخت کلامی ہو گئی۔ حضرت عثمانؓ وغیرہ حضرات جو پہلے سے بیٹھے تھے انہوں نے ان کی تائید اور سفارش کی کہ آپ ان کا فیصلہ ضرور کر دیجئے اور ایک دوسرے سے نجات دیجئے۔ مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے۔ مالک بن اوسؓ کہتے ہیں کہ مجھے ان کی سفارش اور تائید کے انداز سے یہ خیال ہوا کہ ان دونوں حضرات نے ان سب حضرات کو اپنی تائید ہی کے لئے آگے بھیجا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ذرا ٹھیرو۔ اس کے بعد اس جماعت کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ تم کو اس پاک ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان زمین قائم ہیں کیا تم کو معلوم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں صدقہ ہوتا ہے۔ اس جماعت نے اقرار کیا کہ بیشک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا اس کے بعد حضرت عمرؓ ان دونوں حضرات عباسؓ اور علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور اسی طرح ان سے بھی قسم دے کر دریافت فرمایا ان دونوں حضرات نے بھی اس کا اقرار کیا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ غور سے سنو، اللہ جل شانہ نے یہ فی کا مال (باغ وغیرہ) مخصوص طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کسی دوسرے کی اس میں شرکت نہ تھی لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے لئے مخصوص نہیں فرمایا بلکہ تم لوگوں پر تقسیم فرمایا اور بہت تھوڑا سا حصہ زمین کا اپنے اور اپنے عیال کے گزران کے لئے رکھا اور اس میں بھی گھر والوں میں تھوڑا سا دینے کے بعد جو بچتا وہ اللہ کے راستے میں خرچ فرما دیتے تھے، میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا ایسے ہی تھا یا نہیں۔ اول ان پانچوں حضرات کو قسم دے کر ان سے اس کی تصدیق کرائی اس کے بعد ان دونوں حضرات سے قسم دے کر تصدیق کرائی۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بنے اور انہوں نے اس سب پیداوار میں اسی طرز کو جاری رکھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا اور اللہ پاک کی قسم ابوبکرؓ اپنے اس رویہ میں نیکی پر تھے راہ راست پر تھے حق کا اتباع کرنے والے تھے۔ لیکن تم لوگوں نے چناں چنیں سمجھا تم (حضرت عباسؓ) اپنے بھتیجے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث طلب کرنے آئے اور تم (حضرت علیؓ) اپنی بیوی کے

حصہ کا مطالبہ کرنے آئے حضرت ابوبکرؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا سنایا، تم نے ان کی بات کو صحیح سمجھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی اور میں خلیفہ بنا اور اپنی خلافت کے ابتدائی دو سال تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقے کے موافق اس میں عمل کرتا رہا اور اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے اس طرز عمل میں سچا ہوں، نیکی پر عمل کرنے والا ہوں، حق کا اتباع کرنے والا ہوں۔ اس کے بعد تم دونوں میرے پاس آئے اور وہی ایک کلمہ، ایک بات، بھتیجے کی میراث کا مطالبہ اور بیوی کا حصہ۔ میں نے تم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا سنا دیا۔ اس کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ بطور تولیت کے تمہارے حوالہ کر دوں تو میں نے تم سے عہد و پیمان لیا کہ تم اس میں اسی طرح عملدرآمد کرو گے جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دو برس تک میں کرتا رہا ہوں۔ تم نے اس کو قبول کیا اور اس طرح میں نے اس کو تمہارے حوالہ کیا۔ تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے اسی طرح حوالہ نہیں کیا تھا۔ اس جماعت نے بھی اس کا اقرار کیا اور ان دونوں حضرات نے بھی اس کا اقرار کیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اب تم اس کے خلاف مجھ سے فیصلہ کرانا چاہتے ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں میں اس کے خلاف ہرگز فیصلہ نہ کروں گا۔ اگر تم اس کے انتظام سے عاجز ہو تو مجھے واپس کر دو میں خود انتظام کر لوں گا۔ یہ ہے وہ طویل قصہ جس کی طرف امام ترمذیؒ نے اشارہ کیا ہے کہ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ اس میں چند امور قابل لحاظ ہیں۔ اول حضرت عباسؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ظالم وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا اور دونوں حضرات میں سخت کلامی ہوئی۔ یہ چیز بظاہر مستبعد معلوم ہوتی ہے مگر ایک تو حضرت عباسؓ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چچا ہیں اس حیثیت سے ان کو تنبیہ کا حق ہے۔ دوسرے جب وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو غلطی پر سمجھ رہے ہیں جس کی تفصیل آگے آرہی ہے تو ان کے فعل کو ظلم کہنا بجا ہے۔ دوسرا یہ کہ جب حضرت عباسؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حدیث معلوم تھی جیسا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کے سوال پر اقرار کیا تو پھر کیوں حضرت ابوبکرؓ سے مطالبہ کیا اور کیوں حضرت عمرؓ سے مطالبہ اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ پہلے سے معلوم نہ تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے سے معلوم ہوئی تو پھر جب حضرت ابوبکرؓ اس حدیث کی وجہ سے انکار فرما چکے تھے تو پھر حضرت عمرؓ سے دوبارہ کیوں سوال کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث تو یقیناً ان کو معلوم تھی مگر بظاہر اس حدیث کو وہ مخصوص سمجھتے تھے مثلاً درہم اور دینار ہی کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہوں جیسا کہ پہلے ایک حدیث میں ان دونوں کا ذکر آ چکا ہے لیکن اور سب حضرات کے نزدیک سب چیزوں کو شامل ہے جیسا کہ بہت سی حدیثوں میں جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے کا لفظ آیا ہے۔ اس صورت میں حضرت ابوبکرؓ سے اولاً سوال اپنے اس خیال کے موافق ہو کہ یہ حضرات اس کو خصوصیت پر سمجھتے تھے اور اس کے بعد دوبارہ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ان سے سوال اس خیال سے ہو کہ شاید حضرت عمرؓ کی رائے ان دونوں حضرات کے موافق ہو یعنی حضرت عمرؓ بھی اس کو مخصوص خیال فرماتے ہوں [illegible] بعد معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی رائے بھی وہی ہے جو اور سب حضرات کی ہے اور حدیث کے الفاظ کا ظاہر بھی یہی ہے کہ یہ ارشاد سب چیزوں کو شامل ہے کسی چیز کی تخصیص نہیں۔ یہاں ایک نہایت اہم اور ضروری چیز یہ ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ جب حضرات شیخینؓ کے متعلق ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد کی وجہ سے میراث تقسیم کرنے سے معذور و مجبور تھے اور باوجود ان حضرات کے اصرار کے تقسیم نہ فرمایا تو یہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ان اکابر کی شان میں کسی قسم کی بدظنی کرنا کہ حب مال کی وجہ سے بار بار اصرار کرتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صاف اور صریح ارشاد کے خلاف عمل چاہتے تھے انتہائی بے ادبی ہے۔ ان کا اصرار اس وجہ سے تھا کہ یہ حضرات اس کو ایک شرعی حق سمجھتے تھے اسی وجہ سے اپنی تحقیق کے خلاف ہونے کی وجہ سے مخالفت کرنے والوں پر انکار کرتے تھے جس کو حضرت عمرؓ نے اپنے اس کلام سے ظاہر کیا کہ تم نے حضرت ابوبکرؓ کو جیسا چاہیں سمجھا۔ دوسرا یہ کہ جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے انکار پر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا، ان دونوں حضرات نے متفقہ طور پر اپنی تولیت میں لے لیا تھا تو اب آپس میں جھگڑا پیدا ہو جانے کی کیا وجہ ہے جس کی وجہ سے آپس میں سخت کلامی کی نوبت آئی اور اب تقسیم کی استدعا کس وجہ سے تھی جب کہ پہلے ہی سے تقسیم کا انکار ہوتا چلا آیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ چیز تو متحقق ہو گئی تھی کہ اس میں میراث جاری نہیں ہوتی اسی وجہ سے حضرات شیخینؓ نے انکار بھی کر دیا تھا اور ان حضرات نے قبول بھی کر لیا تھا اس کے باوجود پھر ان دونوں حضرات کا آپس میں تقسیم کے مطالبہ کی وجہ میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمائی تھی کہ کیفیت خرچ میں دونوں حضرات میں کثرت سے اختلاف ہوتا ہے۔ حضرت عباسؓ نہایت منتظم اور مدبر تھے اور دور اندیش تھے وہ ہر مال کو نہایت احتیاط سے خرچ فرمانا چاہتے تھے اور ضرورت کے مواقع کے لئے پس انداز اور ذخیرہ فراہم رکھنا چاہتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہایت فیاض سخی، زاہد اور متوکل تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز کے موافق جو آیا فوراً تقسیم کر دینا چاہتے تھے کہ ایک درہم بھی باقی نہ بچے اس وجہ سے دونوں حضرات میں ہر وقت کشاکش پیش آتی تھی۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دارقطنی کی روایت سے نقل کیا ہے کہ ان حضرات کا آپس کا اختلاف میراث کے بارے میں نہیں تھا بلکہ تولیت اور مصارف کے بارے میں تھا کہ اس پیداوار کو کس طرح صرف کیا جائے۔ امام ابوداؤدؒ نے لکھا ہے کہ ان دونوں حضرات کی درخواست یہ تھی کہ اس مال کو دونوں میں نصف نصف تقسیم کر دیا جائے، نہ یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بعد اب میراث کا مطالبہ تھا۔ تیسرا یہ کہ جب یہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

روزہ کی اہمیت

اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایمان اور نماز و زکوٰۃ کے بعد روزے کا درجہ ہے۔ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! تم پر روزے کُتِبَ عَلَیْکُمُ رکھنا فرض کئے گئے ہیں (الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ کئے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ کی صفت پیدا ہو۔

(بقرہ ۔ ۲۳۲)

اسلام میں پورے مہینے رمضان کے روزے فرض ہیں اور جو شخص بلا کسی عذر اور مجبوری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو وہ بہت ہی سخت گناہگار ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

"جو شخص بلا کسی معذوری اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بدلے ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا پورا حق ادا نہ ہو سکے گا۔"

روزوں کا ثواب

روزے میں چونکہ کھانے پینے اور نفسانی شہوت کے پورا کرنے سے اپنے نفس کو عبادت کی نیت سے روکا جاتا ہے۔ اور اللہ کے واسطے اپنی خواہشوں اور لذتوں کو قربان کیا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب بھی سب سے نرالا اور بہت زیادہ رکھا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

"بندوں کے سارے نیک اعمال کی جزا کا ایک قانون مقرر ہے اور ہر عمل کا ثواب اسی مقررہ حساب سے دیا جائے گا۔ لیکن روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار نے میرے لئے اپنا کھانا پینا اور اپنے نفس کی شہوت

مولانا منظور احمد نعمانی

کو قربان کیا ہے میں اس روزے کی جزا بندہ کو میں خود بلاواسطہ دونگا۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:

"جو شخص پورے ایمان و یقین کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اور اس سے ثواب لینے کے لئے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"روزہ دار کے لئے فرحت کے دو خاص موقعے ہیں۔ ایک خاص فرحت اسی کو افطار کے وقت اسی دنیا ہی میں حاصل ہوتی ہے اور دوسری فرحت آخرت میں اللہ کے سامنے حاضری اور بارگاہ الٰہی میں باریابی کے وقت حاصل ہوگی۔"

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ:

"روزہ دوزخ کی آگ سے بچانے والی ڈھال ہے اور ایک مضبوط قلعہ ہے جو دوزخ کے عذاب سے روزہ دار کو محفوظ رکھے گا۔"

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ:

"روزہ دار کے لئے خود روزہ اللہ تعالیٰ سے سفارش کرے گا کہ میری وجہ سے اس بندے نے دن کو کھانا پینا اور خواہش نفس کا پورا کرنا چھوڑا تھا، پس اس کو بخش دیا جائے اور اس کو پورا اجر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ روزے کی یہ سفارش قبول فرمائیں گے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ:

"روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو بعض اوقات معدہ خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے) اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے اچھی ہے۔"

ان حدیثوں میں روزے کی جو فضیلتیں بیان ہوئی ہیں ان کے علاوہ اس کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ روزہ انسان کو دوسرے حیوانات سے ممتاز کرتا ہے۔ جب دل چاہا کھا لیا، اور جب جی میں آیا پی لیا۔ اور جب نفسانی خواہش ہوئی اپنے جوڑے سے لذت حاصل کر لی، یہ شان حیوانوں کی ہے اور کبھی نہ کھانا کبھی نہ پینا اور جوڑے سے کبھی لذت حاصل نہ کرنا، یہ شان فرشتوں کی ہے۔ پس روزہ رکھ کر انسان دوسرے حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے اور فرشتوں سے ایک طرح کی مناسبت اس کو حاصل ہو جاتی ہے۔

روزوں کا خاص فائدہ

روزوں کا ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی صفت پیدا ہوتی ہے اور نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی طاقت آتی ہے اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں اپنے

باقی صفحہ ۲۶ پر

سلسلہ یاد رفتگاں

مجاہد ملت

مولانا محمد علی جالندھری

حیات و خدمات

تحریر: محمد اسمٰعیل شجاع آبادی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور۔

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ جالندھر کی سرسبزو شاداب اور گہوارہ علم و ادب، تحصیل نکودر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم محمد ابراہیم صاحبؒ اپنے علاقہ کے نیک سیرت، شب بیدار، اور مہمان نواز زمیندار تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عربی فیض محمدی میں حاصل کی۔ یہ مدرسہ حضرت مولانا صالح محمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضرت اقدس شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ و والد محترم حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری چک ۱۱ (کی مساعی جمیلہ سے رائے پور گوجراں میں قائم ہوا۔ یہ وہ مدرسہ ہے جسکے متعلق بعض علمائے کرام نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا "اگر ہم شہری فضا سے دور اور خاموش فضا لیکن علم و حکمت اور روحانی تربیت سے معمور اس مرکز علم و ادب کو نہ دیکھتے تو ہمارا سفر ہند ناکام ہوتا۔"

اس زمانے میں مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا فضل احمد رائے پوریؒ اور صدر مدرس مولانا مفتی فقیر اللہ صاحبؒ تھے۔ جن کی تعلیم و تربیت نے آپ کو گوہر تابدار بنا دیا۔ آپؒ مدرسہ میں "چھوٹے طالب علم" کے نام سے معروف تھے۔ متمول گھرانے کے فرد ہونے کے باوجود آپؒ اپنے استاد مولانا فقیر اللہ صاحبؒ کے گھر کا تمام کام کاج یعنی دو دو تین تین میل سے لکڑیاں کا کر لانا، آٹا پسوا کر دینا، پانی بھر دینا" کرنے میں سعادت سمجھتے۔

علاوہ ازیں آپؒ نے استاذ العلماء مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے علم ادب، منطق و فلسفہ حدیث و تفسیر کی تمام کتب پڑھیں۔ مولانا خیر محمد ان دنوں صادق گنج ضلع بہاولنگر کے مدرسہ اہلحدیث میں مدرس تھے۔

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ

آپ کے والد محترم اہلحدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے تھے لیکن معتدل مزاج تھے، وہ آپ کو لیکر دہلی مولانا نذیر حسین دہلوی کے پاس گئے۔ لیکن ماحول پسند نہ آنے کی وجہ سے آپکو دارالعلوم دیوبند میں داخل کرا دیا۔ دیوبند میں مہتمم سے لیکر چپڑاسی تک ہر فرد صاحب نسبت بزرگ تھا۔ لیکن ان دنوں امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ کا خوب چرچا تھا۔ آپ نے امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا سید اصغر حسینؒ، حضرت مولانا رسول خانؒ جیسے جبال علم سے حدیث نبی پڑھی، جن کی فیضان نظر نے آپکو گوہر تابدار بنا دیا۔ امام العصر علامہ کشمیریؒ کی صحبت ہی کا اثر تھا کہ انگریز کے خود کاشتہ پودا فتنہ ملعونہ قادیانیت کیخلاف مولانا متبحر عالم، عظیم مناظر بن کر نکلے۔ آپ نے اپنے علاقہ میں تردید قادیانیت کے علاوہ، تردید بدعات و رسومات کے سلسلہ میں منفرد مقام حاصل کیا۔

درس و تدریس

مولانا مرحوم قوت گویائی اور اپنے ما فی الضمیر کی تفہیم میں اپنی مثال آپ تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد مدرسہ اہلسنت والجماعت وجوعہ ضلع جالندھر میں صدر المدرسین کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اور ۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۷ء تک آپ نے مدرسہ عربیہ اسلامیہ سلطان پور لودھی ریاست کپورتھلہ میں تدریس کی اور ساتھ ہی خطبہ جمعہ میں تبلیغ دین کا سلسلہ شروع فرمایا۔ تو ریاست کے علاقوں میں آپ کی خطابت کا خوب چرچا ہوا۔ بعدازاں اپنے استاد محترم مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے ساتھ مدرسہ فیض محمدی میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا اور مولانا خیر محمدؒ ناظم تعلیمات بنے اور مولانا مبلغ و مدرس مقرر ہوئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے مدرسہ فیض محمدی بام عروج تک پہنچ گیا۔ لیکن بعض حاسدین کی وجہ سے ان دونوں کو رخت سفر باندھنا پڑا اور مدرسہ فیض محمدی کو خیر آباد کہہ دیا۔

مدرسہ خیر المدارس کا قیام

مذکورہ بالا مدرسہ سے فراغت کے بعد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے حکم و مشورہ سے جالندھر کی عالمگیری مسجد میں ۱۹۳۲ء کو مدرسہ عربیہ خیر المدارس کی بنیاد رکھی۔

مولانا خیر محمد صاحب خود مہتمم، خازن و مدرس اور مولانا احمد بخش صاحبؒ معاون مدرس بنے۔ مولانا نے خیر المدارس کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لیا۔ ملک کے دور و دراز علاقوں میں جاتے اور مدرسہ کیلئے رقوم فراہم کرتے۔ تقسیم ہند سے قبل خیر المدارس جالندھر علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ تھی۔ جب ۱۹۴۷ء کے بعد مولانا خیر محمدؒ ملتان تشریف لائے تو آپ نے اپنے مدرسہ "جامعہ محمدیہ" کا تمام تر سرمایہ کتب خانہ، اور درجہ حفظ و ناظرہ کے اساتذہ اور طلباء مولانا خیر محمدؒ کے سپرد کر دیئے۔ اور خود امیر شریعتؒ کی رفاقت میں تحفظ ختم نبوت کے سٹیج پر تادم زیست کام کرتے رہے۔

مجلس احرار اسلام میں شمولیت

اس زمانہ میں مجلس احرار اسلام ہند کا طوطی بولتا تھا۔ مجلس کے قائدین اور رضاکار ایثار و قربانی، خلوص و وفا میں اپنی مثال آپ تھے۔ مولانا بھی ۱۹۳۵ء، ۱۹۳۶ء سے مجلس کے رہنماؤں کے مجاہدانہ کارناموں کی وجہ سے مجلس احرار سے متاثر تھے۔ اجلاسوں میں وقتاً فوقتاً شرکت فرماتے۔ انہیں ایام میں جالندھر کے قصبہ "دھوگری" میں احرار کانفرنس منعقد ہوئی جس میں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے علاوہ آپ بھی شریک ہوئے۔ احرار رہنماؤں کی جرأت مندانہ خطابت سے متاثر ہو کر اور مذکورہ بالا رہنماؤں کی دعوت پر مجلس احرار میں باقاعدہ شمولیت کا اعلان فرمایا اور تادم زیست قافلہ احرار کے حدی خواں رہے۔

پہلی جنگ عظیم اور مولانا کی گرفتاری

۱۹۲۹ء میں جب پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی تو مجلس احرار نے فوجی بھرتی کے خلاف تحریک کی نیو رکھی تو مولانا نے انتہائی بیباکی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا۔ معرکۃ الآرا تقریریں کیں جس سے حکومت چونک اٹھی اور مولانا کو گرفتار کر لیا، جماعت کے فیصلہ کے مطابق نہ مقدمہ لڑا اور نہ ہی وکیل کیا۔ انگریزی عدالت نے تین سال کی سزا دی۔ جب رہا ہوئے تو مجلس احرار کا دفتر بند ہو چکا تھا۔ اور آپ کی زبان اور سفر پر پابندی عائد کر دی گئی۔ غرضیکہ مجلس احرار کی تمام تحریکوں میں پروانہ وار حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ لیکن آزادی وطن کے جذبہ حریت سے کبھی پیچھے نہ ہٹے تاآنکہ پاکستان بن گیا

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

ایک مرتبہ آپ احرار کے جلسہ میں ملتان تشریف لائے۔ آپکا خطاب سن کر مجلس احرار ملتان کے راہنماؤں ملک برخوردار (والد محترم ملک عبدالغفور انوری) اور مشہور احراری ورکر حافظ محمد یار نے رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ سے ملاقات کی جو اس وقت ملتان جیل میں تھے، اور مولانا جالندھریؒ کی مستقل رہائش ملتان رکھنے کی فرمائش کی۔ تو رئیس الاحرار نے حضرت رائے پوری سے عرض کرنیکا مشورہ دیا۔ تو اکابر کے حکم سے آپ "مسجد سراجاں" ملتان کے مستقل خطیب بن گئے اور "جامعہ محمدیہ" کی بنیاد رکھی۔

تقسیم ہند کے بعد جب مجلس احرار اسلام کے قافلہ کا شیرازہ بکھر چکا تھا، امیر شریعتؒ خان گڑھ نوابزادہ نصر اللہ کے ہاں قیام پذیر تھے، مولانا جالندھریؒ ملتان میں تھے۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مولانا لال حسین اخترؒ سرگودھا میں تھے۔ نیز احرار رضاکار بھی منتشر تھے۔

اتنے میں مرزائی جماعت کے دوسرے سربراہ آنجہانی مرزا بشیر الدین مردود نے اپنی جماعت کو کوئٹہ میں خطاب کرتے ہوئے تلقین کی کہ "۱۹۵۲ء کو ہاتھ سے نہ جانے دو، کم از کم ایک صوبہ بلوچستان پر تو ہماری حکومت قائم ہو جائے"۔ نیز مرزائی گروہ نے پورے ملک میں اپنی نام نہاد تبلیغی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ ان حالات میں ضرورت محسوس ہوئی کہ تمام رضاکاروں کو جمع کر کے ایک منصوبہ بندی کے تحت مرزائیت کیخلاف کام کیا جائے۔ تو مذکورہ بالا حضرات نے تمام کارکنوں کو جمع کرنا، اور منظم کرنا شروع کر دیا۔ ان دنوں سرگودھا میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعتؒ نے مرزا محمود کو للکارتے ہوئے فرمایا اگر "۱۹۵۲ء تمہارا ہے تو ۱۹۵۳ء اہل اسلام کا ہے"۔ شاہ جیؒ کے حکم سے مولانا جالندھریؒ مولانا سید ابوالحسنات قادری بریلوی کو ملے اور انہیں حالات کی نزاکت کا احساس دلایا۔ مجلس عمل کی تشکیل ہوئی۔ مولانا سید ابوالحسنات قادری اور شاہ جی کی قیادت میں تحریک چلی۔ جس میں اسوقت کی حکومت نے تقریباً دس ہزار مجاہدین ختم نبوت کے سینے گولیوں سے چھلنی کئے۔ بظاہر تحریک دبا دی گئی۔ مولانا جالندھریؒ نے اس تحریک میں نہایت جرأت مندی اور جانفشانی سے

باقی ۲۳ پر

آپ کے مسائل

ایرکنڈیشنڈ مسجد اور امام کی اقتدا

عبدالباسط بلوچ کراچی

س :- اگر مسجد میں ایرکنڈیشنڈ نصب کر دیا جائے اور مسجد کی صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ جب مسجد بھر جاتی ہے تو لوگ برآمدے میں نماز ادا کرتے ہیں اور ایرکنڈیشنڈ کے لئے ضروری ہے کہ مسجد کے دروازے بند رکھے جائیں۔ نیز اگر یہ صورتحال ہو کہ مسجد کے دروازے شیشے کے رکھیں جائیں جس سے اندر کے نمازی دکھائی دیں تو کیسا رہے گا۔

ج :- اگر دروازے بند ہوں لیکن باہر والوں کو امام کے انتقالات کا علم ہوتا ہے تو اقتدا درست ہے اس طرح اگر دروازے شیشے کے لگا دیئے جائیں تو بھی اقتدا درست ہے جب امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں تک پہنچ سکے۔

س بندہ اکیلا گھر میں ظہر کی فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن نیت ظہر نماز کی بجائے عصر کی نیت کی تو اس صورت میں نماز ظہر ادا ہوئی کہ نہیں۔

ج نیت میں زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں، دل کے قصد و ارادہ کا اعتبار ہے۔ پس اگر آپ کے قصد و ارادہ میں ظہر کی نماز تھی مگر غلطی سے عصر کے الفاظ نکل گئے تو نماز ہو گئی۔

نفلی عبادات کے ثواب پہنچانے کا طریقہ

فضل الرحمٰن شاہ کراچی

س نماز ادا کرنے کے بعد اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، والدین اور دیگر لوگوں کو پہنچایا جا سکتا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو کس طرح۔ اسی طرح تلاوت کلام پاک کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام، والدین اور دیگر عزیزوں کو کن الفاظ میں پہنچایا جائے۔

ج نفل نماز، روزہ اور دیگر عبادات کا ثواب پہنچایا جا سکتا ہے، عبادات کے بعد دعا کر لی جائے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و احسان سے اس عبادت کو قبول فرما کر اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو، یا فلاں کو پہنچا دے۔

حج و عمرہ کے چند مسائل

س میں ۱۱ رمضان کو دو بیٹیوں کا جدہ پہنچنے کے بعد عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ روانہ ہو جاؤں یا جدہ میں ۳ راتیں اور ایک دن آرام کرنے کے بعد عمرہ کروں دونوں صورتوں میں سے کون سی بہتر ہے؟

ج پہلی بہتر ہے۔

س اب شوال کے مہینے میں ایک عمرہ اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے کرنے کا ارادہ ہے یعنی عمرہ اپنی طرف سے کر کے ثواب ان کو بخش دوں، یا عمرہ ان کی طرف سے کروں اس کا کیا طریقہ کار ہوگا اور نیت کس طرح کی جائے گی؟

ج دونوں صورتیں صحیح ہیں آپ کے لئے آسان یہ ہے کہ عمرہ اپنی طرف سے کر کے ثواب ان کو بخش دیں اور اگر ان کی طرف سے کرنا ہو تو احرام باندھتے وقت یہ نیت کریں کہ اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے عمرہ کا احرام باندھتا ہوں یا اللہ! یہ عمرہ مجھ سے قبول فرما، اور میری والدہ کی طرف سے اس کو قبول فرما۔

س اور شوال میں ہی ایک عمرہ اپنی طرف سے کروں گا جس کے بعد حج کرنے کا ارادہ ہے اس کی نیت کس طرح ہوگی اور یہ حج کون سی قسم سے ہوگا۔

ج نیت تو جس طرح الگ عمرے کی اور الگ حج کی ہوتی ہے اسی طرح رہے گی، مسائل بھی وہی ہیں۔ البتہ یہ حج تمتع ہو گا۔ اور دس ذوالحجہ کو سر منڈانے سے پہلے قربانی لازم ہوگی جس کو "دم تمتع" کہتے ہیں۔

س طواف زیارت میں رمل، اضطباع اور سعی کرنا؟

ج اگر پہلے سعی نہ کی ہو بلکہ طواف زیارت کے بعد کرنی ہو تو اس میں رمل ہوگا مگر طواف زیارت عموماً سادہ کپڑے پہن کر ہوتا ہے اس لئے اس میں اضطباع نہیں ہوگا۔ البتہ اگر احرام کی چادریں نہ اتاری ہوں تو اضطباع بھی کرلیں

س کیا طواف وداع میں رمل، اضطباع اور سعی ہوگی۔

ج نہیں

س طواف شروع کرتے تلبیہ بند ہو جاتا ہے تو کیا دوران سعی دعاؤں کے ساتھ تلبیہ بھی پڑھنا چاہئے؟

ج عمرے کا تلبیہ بیت اللہ شریف پر نظر پڑتے ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور حج کا تلبیہ رمی جمار شروع ہونے تک ہے۔ پہلی کنکری پر بند ہو جاتا ہے۔

س غسل کے بعد احرام باندھنے سے پہلے بدن پر اور احرام کے کپڑوں پر خوشبو لگا سکتے ہیں؟ اور تیل اور سرمہ استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں

ج احرام سے پہلے یہ تمام کام کرنا سنت ہے۔

س اکثر حضرات عمرہ کی ادائیگی میں سر کے بال تین مقامات سے تھوڑے تھوڑے ترشواتے ہیں ایک صاحب کا کہنا ہے کہ بال یا تو بہت زیادہ ترشوائیں یا پھر عمرہ ہی نہ کریں تو بہتر ہے۔

ج احرام خواہ حج کا ہو یا عمرے کا، احرام کھولنے کے لئے کم سے کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے کے برابر کاٹنا ...

باقی ۲۳ پر

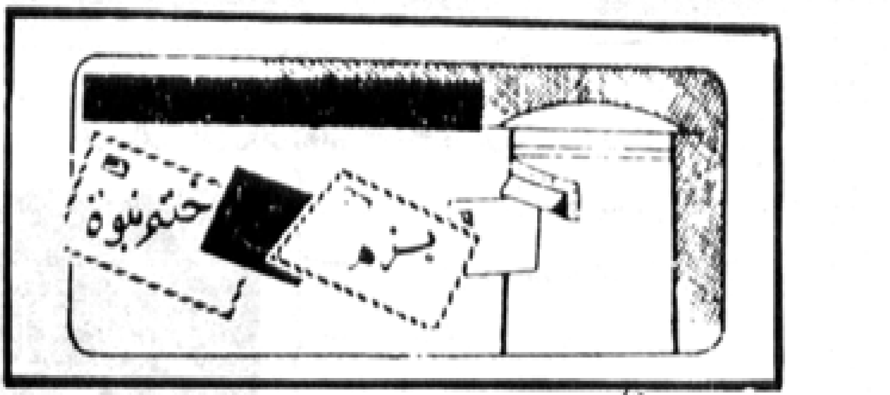

ختم نبوت ترقی کی راہ پر

مسلسل جد و جہد کا نتیجہ ہے کہ ہفت روزہ ختم نبوت خدا کے فضل و کرم سے روز بروز ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے خدا پاک حرمت رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جسم کے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین، دعا ہے کہ خدا اس سلسلے میں ہمارا حامی و ناصر ہو

ہوا ہے طوفان آئیں یا مخالف ہوا چلے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے
یہ شمع رسالت ہے اعداء سے کہنا کسی کی مجال نہیں جب
تک شمع رسالت کے پروانے زندہ ہیں نچھاور ہونے ہی رہیں گے۔

(اسفند حسین ۔ اسلام آباد)

گلدستۂ ختم نبوت کے اجراء پر مبارکباد

الحمد للہ! محبوب رسالہ ختم نبوت کے پرچے بدستور مل رہے ہیں۔ دیگر ختم نبوت میں گلدستہ ختم نبوت کے اجراء پر میری اور میرے احباب کی جانب سے مبارکباد قبول ہو۔ مسئلہ ختم نبوت کی ترجمانی کے ساتھ عظمت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر جو محبوب ختم نبوت میں ہماری دلی امنگوں کا ترجمان ہے۔ اللہ آپ سب حضرات کو سلامت رکھے اور محبوب ختم نبوت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی بخشے۔ آمین

(محمد عابد اعوان ۔ ابوظہبی)

ختمِ نبوت کے دشمنوں کا تعاقب تیز کر دیجئے

شب جمعہ بتاریخ ۳۰-۸۶- ۷ صبح کی اذان سے کچھ پہلے میں نے ایک عجیب کیفیت میں ایک مبارک خواب دیکھا

جس وقت جاگ گیا تو طبیعت پر عجیب کیفیت طاری تھی، کہاں میں ناچیز اور کہاں ایسا مبارک خواب۔ چونکہ خواب غیر معمولی نوعیت کا تھا اور حضورؐ کی طرف سے منکرین ختم نبوت اور طاغوتی طاقتوں کے یلغار کے خلاف مسلمانوں کو آگاہ کرنا تھا اس لئے ضروری ہے کہ خاتم النبیینؐ کا یہ پیغام رسالہ ختم نبوت کے ذریعہ مسلمانوں تک پہنچایا جائے۔

خواب: منظر یہ ہے کہ ایک بہت بڑا میدان ہے جس میں سوائے ایک بڑے درخت کے جو عین درمیان میں کھڑا تھا اور کوئی درخت نہیں، طوفانی ہوا کے شدید جھونکے اسی قدر تیزی سے چل رہے ہیں کہ درخت زمین بوس ہونے سے قبل پھر اپنی اصلی حالت پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شمال، جنوب، مشرق، مغرب کی طرف سے شدید جھونکے آتے ہیں۔ حسب سابق یہی درخت زمین بوس ہونے سے قبل اپنی اصلی حالت پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس حالت زار سے میری پریشانی کی کوئی حد نہیں تھی۔ اچانک میں دیکھتا ہوں کہ چاند سے بھی کہیں حسین جمیل چہرہ مبارک والا ایک عظیم شخصیت کھڑی ہے۔ میں نے فوراً پہچان لیا کہ یہ رحمۃ للعالمین۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰؐ ہیں جو اس درخت کے قریب کھڑے ہیں۔ میں عاصی بھی ان کے قریب ہی کھڑا ہوں۔ تیز ہوا مسلسل چل رہی ہے جس سے حضورؐ کے مبارک سفید کپڑے بھی ہوا کے ساتھ حرکت کر رہے ہیں پھر حضورؐ ہاتھ مبارک کے اشارے سے فرما رہے ہیں جو میں خوب سمجھ رہا تھا کہ یہ ختم نبوت کا عظیم درخت ہے اور ختم نبوت کے دشمن اور طاغوتی طاقتیں ختم نبوت کے اس درخت کو زمین بوس کرنے پر تلی ہوئی ہیں لیکن اس کا محافظ خود خدا تعالیٰ ہے لیکن میری امت کو چاہیے کہ اس درخت کے ارد گرد ایک مضبوط فصیل کھڑی کر دیں جس سے ہوا کے اس شدید جھونکوں سے درخت کی حفاظت ہو سکے بس خواب سے جب بیدار ہوا تو طبیعت از حد مطمئن تھی کہ دشمنان ختم نبوت اور طاغوتی طاقتیں اپنے ناپاک عزائم میں ہمیشہ ناکام رہیں گی۔ دوسری طرف حضورؐ کا اپنی امت کے نام ایک عظیم پیغام تھا کہ وہ منکرین ختم نبوت اور بے دینی کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تاکہ ختم نبوت کی مکمل حفاظت ہو سکے خواب کی تعبیر بھی واضح تھی۔

حضورؐ نے فرمایا کہ خواب میں شیطان ہر صورت میں آسکتا ہے لیکن میری صورت میں نہیں آسکتا۔ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ اب میں مجاہدین ختم نبوت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ ہر محاذ پر ختم نبوت کے دشمنوں کا شب و روز تعاقب تیز کر دیں تاکہ روز قیامت ہم سب رحمۃ للعالمین کے سامنے سرخ رو ہو جائیں۔ الحمد للہ کہ اس وقت تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین اور مجاہدین جس جانفشانی اور جرات سے ختم نبوت کے غداروں کا مقابلہ کر رہے ہیں اور ملکی اور عالمی سطح پر ان کا جو شب و روز تعاقب جاری ہے۔ یہ قابل قدر اور حوصلہ افزا ہے۔ ختم نبوت کا یہی ایک اسٹیج ہے جس کے ذریعہ باہمی اتفاق سے ختم نبوت کا تحفظ کیا جا سکتا ہے اس لئے احقر اپنی طرف سے مجاہدین ختم نبوت اور جملہ احباب کی خدمت میں اپیل کرتا ہے کہ وہ اس نازک اور اہم فریضہ کے لئے متحد ہو کر اور یہی ایک نفاق اور یلغار سے بچا ہوا اسٹیج ہے اپنی باہمی رنجشوں اور سیاسی تنازعات اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور ختم نبوت کے اس عظیم درخت کے مکمل تحفظ کے لئے ملکی اور عالمی سطح پر منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کر دیا جائے اور لادینی طاقتوں کے خلاف مسلمان شمع رسالت کے پروانے بن کر تحفظ ناموس رسالت کے لئے اس کے ارد گرد مسلمان ایک مضبوط فصیل بن جائیں اور ان کے تمام ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیں تاکہ آئندہ کسی قادیانی کو یہ جرات نہ ہو کہ وہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالے اور نہ طاغوتی طاقتیں اسلام کے خلاف سر اٹھا سکیں۔ اب ضرورت اس بات

کی ہے کہ اس وقت ہم مختصر طور پر حکومت پہ دباؤ ڈالیں کہ ختم نبوت کے بارے میں وزیر اعظم جونیجو صاحب سے جو حالیہ نمائندگان ختم نبوت سے مذاکرات ہوتے ہیں اور جن اہم اور بنیادی مذاکرات پر گفتگو ہوا ہے جس میں ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ بھی فوری طور پر حکومت کو عملی طور پر عملدرآمد کرانے پر مجبور کرائیں تاکہ یہ کاروائی کاغذی کاروائی تک محدود نہ بن جائے۔

نذیر احمد، نائب امیر ختم نبوت ضلع مانسہرہ

خطیب مرکزی جامع مسجد بفہ، ضلع و تحصیل مانسہرہ

وزیر اعلیٰ سندھ جناب غوث علی شاہ سے درخواست

سلام مسنون

قادیانیوں نے کئی ماہ سے [illegible] اخبار "[illegible]" کراچی [illegible] رہے ہیں۔ [illegible] مسلمانوں کے جذبات کے خلاف مضامین شائع کر رہے ہیں وہ ناقابل برداشت ہیں۔ قادیانی رسالہ [illegible] ہیں کہ [illegible] کہاں [illegible] کر جلد از جلد عزت کے لیے ایمان [illegible] ہندوستان بنایا جائے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی [illegible] سے یہ معلوم کرکے بہت ہی دکھ اور صدمہ ہوا ہے کہ جناب کی حکومت نے بھی [illegible] قادیانی مرتد کو ایک [illegible] ڈائجسٹ [illegible] نکالنے کی بھی اجازت [illegible] اور اس کے چار پرچے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ جن کی [illegible] اور اسلام دشمن تحریریں پاکستان [illegible] مسلمان عوام کے لیے سخت خطرناک اور [illegible] ثابت ہوں گی۔ لہذا پاکستان، اسلام اور [illegible] مسلمانوں کے [illegible] اور ایمان کی سلامتی کی خاطر اور مسلمانوں کو ایمانی ارتداد سے بچانے کے لیے قادیانی ڈائجسٹ کا ڈکلریشن فوراً منسوخ کیا جائے نیز مرکزی حکومت سے بھی درخواست کی جائے کہ قادیانیوں کے ربوہ اور لاہور کے تمام رسالوں کے ڈکلریشن منسوخ کرے کیونکہ وہ بھی صدارتی آرڈیننس کی مسلسل خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اگر جناب نے قادیانی ڈائجسٹ کو فی الفور بند [illegible] تو ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ حکومت سندھ کو مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ میں کوئی دلچسپی نہیں۔

(ملک منظور الٰہی اعوان [illegible] سیالکوٹ)

رسالہ باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے

ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے اور جب رسالہ پہنچتا ہے تو ٹائٹل اور اس کی کتابت وطباعت دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے کہ جزاک اللہ۔ تبارک و تعالیٰ نے اس رسالے کو عطا فرمایا ہے وہ مسئلہ ختم نبوت ہی کی برکت ہے اور قابل صد تحسین ہے وہ عملہ جو کسی بھی انداز سے اس مسئلے کے لیے کوشاں ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ میں مزید برکت عطا فرمائے اور آپ تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ اسی طرح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام تر خدمات کو قبول فرمائے۔

محمد نیاز القاسمی جامعہ انوریہ (اوکاڑہ)

مرزا قادیانی علم کے "ع" کو بھی نہیں جانتا

نیاز مند شبیر احمد راولپنڈی

قادیانی بہت ڈینگیں مارا کرتے تھے کہ علم و حکمت کے وہ راز ابھی تک پردہ اخفا میں تھے اور قرآن کریم کے وہ معارف و حقائق جو ابھی تک سر پردہ تھے مرزا قادیانی پر [illegible] نے بہت اچھا کیا اور مرزا قادیانی کا خوب پول کھول [illegible] مرزا [illegible] نہیں جانتا تھا جو چھوٹے سے چھوٹے بچے بھی جانتے ہیں تو وہ بھی بتا دے گا کہ صفر اصطلاحی ہندسوں میں [illegible] مرزا قادیانی کے نزدیک "صفر" چوتھا مہینہ ہے [illegible] قادیانی جس کو بہت بڑا سائنسدان بنا کر پیش کیا جاتا ہے کیا [illegible] ایسے ہی بے عقل ہے [illegible] صحیح کہتے ہیں کہ ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے [illegible] دے [illegible] پڑھے لکھوں کو [illegible] اللہ سب مسلمانوں کو گمراہی سے بچائے۔

ردِ قادیانیت کا کورس شروع ہو رہا ہے

دلچسپی رکھنے والے حضرات متوجہ ہوں

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کے مرکزی دفتر میں حسب سابق اس سال بھی ۱۰ شعبان تا ۳۰ شعبان تک منتہی طلباء اور فارغ التحصیل علماء کرام اور مسئلہ ختم نبوت سے دلچسپی رکھنے والے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لئے پندرہ روزہ ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں مسئلہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت ردِ عیسائیت پر دسترس رکھنے والے جید علماء کرام، مجلس کے فاضل اجل مناظرین لیکچر دیں گے۔

کورس میں شریک ہونے والے حضرات کے قیام و طعام [illegible] برداشت کرے گی۔ شائقین فوری رابطہ کریں۔

[illegible] ردِ قادیانیت [illegible]

[illegible] مولانا عزیز الرحمن جالندھری جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان شہر فون نمبر ۴۳۳۸۶

بنگلہ دیش مہم میں قادیانیوں کا کردار

ملک کے معروف قانون داں اور صحافی جناب حبیب الوہاب الخیری کا ایک انٹرویو ہفت روزہ چٹان لاہور میں شائع ہوا ہے یوں تو انہوں نے ملک میں پیش آنے والے بہت سے واقعات پر اظہار خیال کیا ہے لیکن ہم اس طویل انٹرویو سے وہ حصہ شائع کر رہے ہیں جس کا تعلق ہمارے مشن سے ہے۔

(ادارہ)

چٹان: خیری صاحب آپ نے گزشتہ نشست میں ایک شدید بات کہی ہے کہ پاکستان میں اقتدار قادیانیوں کو منتقل ہوا ہے۔ یہ بات وضاحت طلب ہے۔

وہاب الخیری: پاکستان کے قیام میں کئی عوامل کارفرما تھے۔ بانی وطن حضرت قائداعظم نے بڑے ملال سے کہا تھا کہ ہماری صفوں میں غفلت کا لاٹ شامل ہو گئے ہیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا پاکستان کو جب کبھی گزند پہنچا تو لسانی مسائل اور صوبائی تعصب کے باعث پہنچے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ڈھاکہ جا کر اعلان کیا کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہوگی لوگ شاید اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ پاکستان کی تخلیق میں اردو زبان کا کتنا حصہ ہے، برصغیر پاک و ہند میں ہمارا سارا دینی اور دیگر لٹریچر اردو میں ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے اردو ختم کی جا رہی ہے اور اس کے بجائے ہندی نافذ کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اب مسلمان صرف ہندی ہی لکھ پڑھ سکتے ہیں وہ قرآن پاک نہیں پڑھ سکتے اردو کا ورثہ ختم ہو گیا ہے، میں آپ کے سوال کی طرف آتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ۱۹۴۷ء میں باؤنڈری کمیشن کے سامنے سر ظفر اللہ خاں نے میمورنڈم پیش کیا تھا۔ اور یہ قادیانی جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ تقسیم پنجاب کے نام سے ایک کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ قادیانیوں نے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے کنگز کمیشن حاصل کرنے والے ۱۹۹ فوجی افسروں کی فہرست شامل کی جس میں نور خان، ارشد چودھری، ایم ایم احمد، گل حسن اور میجر سرفراز کے نام بھی شامل ہیں آپ چاہیں تو اس فہرست کی فوٹو کاپی شائع کر سکتے ہیں۔ اندازہ لگایئے کہ انگریز جس نے راج پاٹ مسلمانوں سے حاصل کیا تھا مسلمانوں کو واپس کرنا نہیں چاہتے تھے وہ ہمیشہ مسلمانوں پر تشدد کرتے رہے اور انہیں کچلتے رہے۔ انہوں نے ایک متبادل قوم ہندو کو پروان چڑھایا۔ حالت یہ تھی کہ انگریز مسلمانوں کو سول یا فوج میں کسی اہم عہدے پر فائز نہیں کرتے تھے کوئی انڈین کنگز کمیشن حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں ۹۹ قادیانیوں کو کنگز کمیشن حاصل تھا۔ اس میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ فوج کے علاوہ . . . ۱۵ آرمی سول سروس میں بھرتی ہوئے تھے۔ انہوں نے لکھا اس علاقے میں پاکستان بنا رہا ہے وہاں ۷۰ فیصد کے قریب ان کی تنظیم کی شاخیں ہیں۔ یہاں میں یہ بات واضح کردوں کہ احرار یوں سمجھا ملت اسلامیہ پر بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ختم نبوت کے مسئلہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ اجاگر کیا اور قادیانیوں کی سازش اور مکروہ عزائم سے مسلمانوں کو خبردار کیا اس وقت ایک عام آدمی ان کے عقیدے سے پوری طرح واقف نہیں تھا۔ سر ظفر اللہ خاں مسلم لیگ کے صدر رہے اور پاکستان کے قیام کے بعد وزیر خارجہ بھی رہے۔ وہ کابینہ سے مشورہ کئے بغیر اپنے آقاؤں سے لین دین کرتے رہے پاکستان کے قیام کے وقت ہمارے حصہ میں جو فوج آئی تھی اس میں برطانیہ کی ۱۹۴۳ء کی جنگی خدمات ادا کرنے والے کنگز کمیشن یافتہ ۱۹۹ قادیانی افسر شامل تھے یعنی فوج پر قادیانیوں کا ہولڈ تھا۔ یہ مت سمجھئے کہ میں کوئی مفروضہ بیان کر رہا ہوں۔ یہ حقائق ہیں اور کوئی صاحب اسے چیلنج نہیں کر سکتے۔ انگریز کے دور میں کوئی مسلمان قادیانیوں کی وساطت کے بغیر فوج یا سول میں کوئی اہم منصب حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ وہ انگریز کے معتمدین میں شامل تھے اور انگریز ان کے توسل اور سفارش سے ہی

مولانا اسلم قریشی کے کیس میں راجہ ظفر الحق کی خدمات لائق تحسین ہیں۔

مسلمانوں کو اہم عہدوں پر فائز کرتا تھا۔ جب پاکستان بنا تو مکمل بیوروکریسی اور تمام اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگ یا تو قادیانی تھے یا وساطت سے فائز شدہ لوگ تھے ان کی عنایت پر انہوں نے عہدے حاصل کئے۔ یہ لوگ ذہناً انگریز کے غلام تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس غلامی سے آزاد نہیں ہو سکے اور ہم غلاموں کے غلام بن گئے۔ بیوروکریسی پر یہی لوگ مسلط تھے۔ فوج میں یہ شامل تھے سیاست میں بھی یہ لوگ داخل ہو گئے تھے کیونکہ مسلم لیگ میں بیشتر عہدیدار قادیانی تھے۔ حتیٰ کہ مسلم لیگ کا صدر قادیانی تھا۔ میں بڑے وثوق سے یہ بات کہہ رہا ہوں کوئی صاحب مجھے چیلنج نہیں کر سکتے باقی رہے قائداعظمؒ اور ان کے چند مخلص رفقاء جنہیں اس وقت اتنی شدت سے قادیانیوں کی سازش اور حرکات کا احساس نہیں تھا۔

قائداعظمؒ ایک مدت سے علیل چلے آرہے تھے ڈاکٹروں نے ان کے مرض کو لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ ان کے اس مرض کا علم ان کی بہن اور معالج کے سوا کسی کو نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ بڑی عنایت ہے ان کی بیماری کا کسی چوتھے شخص کو علم نہیں تھا۔ اگر انگریز کو علم ہوجاتا تو پاکستان کبھی نہیں بن سکتا تھا۔ ماؤنٹ بیٹن نے اپنی سوانح میں لکھا ہے کہ قائداعظم کی بیماری کا علم ہوجاتا تو کبھی پاکستان بننے نہ دیا جاتا یہ بات کس قدر المناک ہے کہ بانیٔ وطن نے کس کسمپرسی کے عالم میں انتقال فرمایا۔ وہ زیارت سے چلے تو ہوائی اڈے پر کوئی الوداع کہنے والا نہیں تھا۔ وہ کراچی ایئرپورٹ پر پہنچے تو گورنر جنرل پاکستان، بانیٔ پاکستان کا خیر مقدم کرنے والا کوئی نہ تھا۔ راستے میں ان کی کھٹیچر قسم کی ایمبولنس فیل ہوگئی ان کے معالج نے آخری ایام کی روداد لکھی ہے۔ ان کی آنکھیں بند ہوتے ہی بیوروکریسی کے کمالات آپ نے دیکھے اگر کبھی قلیل مدت کے لئے سول حکومت کو اقتدار ملا بھی ہے تو بیوروکریسی کی عنایت کی وجہ سے ملا۔ نوکر شاہی ملک پر حکمران رہی یہ میں بتا چکا ہوں کہ فوج اور بیوروکریسی میں کون لوگ شامل رہے ہیں۔ بھٹو صاحب نے محسوس کرلیا تھا کہ اصل طاقت تو قادیانی ہیں وہ ان سے آزادی حاصل کرنا چاہتے تھے انہوں نے ان سے نجات حاصل کرنے کا فیصلہ کرلیا قادیانیوں کے خلاف ایک ہمہ گیر تحریک چلی جس کے نتیجے میں قادیانیوں کو ''غیرمسلم'' قرار دیا گیا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب تحریک چل رہی تھی ان دنوں سر ظفر اللہ خان لندن میں تھے۔ انہوں نے پریس کانفرنس کی اور مسٹر بھٹو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''آپ بدعہد ہیں۔ ناقابل اعتماد ہیں، احسان فراموش ہیں۔ آپ نے ہم سے عہد کیا تھا، ہم نے آپ کی جماعت کو توانائی الفراسٹرکچر اور وسائل فراہم کئے۔ آپ ہمارے تمام احسان فراموش کرکے ہمیں ظلم کا نشانہ بنا رہے ہیں'' کوئی قادیانی اس کی تردید نہیں کرسکتا۔ بھٹو صاحب نے بھی اس وقت ظفر اللہ خان کے بیان کی تردید نہیں کی تھی۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ پیپلز پارٹی کے دور میں قادیانیوں کو فروغ حاصل ہوا، انہیں الیکشن میں حصہ لینے کی جرأت ہوئی حتیٰ کہ مولانا کوثر

نیازی کی الیکشن مہم قادیانیوں نے چلائی جبکہ وہ جیل میں بند تھے۔ ان کی انتخابی مہم کا سب سے بڑا کارکن قادیانی تھا۔ مولانا کوثر نیازی نے مولانا ظہور الحق نامی اس قادیانی کو سیکرٹری مقرر کرانے کے لئے اپنی جیب خاص سے ایک ہزار روپیہ کا چیک دیا۔ اس کی زر ضمانت جمع کرائی۔ اس کے گواہ خورشید حسن میر صاحب ہیں انہوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے ان کی ضمانت کا چیک جمع ہوگیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں میر صاحب ذمہ دار عہدوں پر رہے ہیں وہ اس بیان سے منحرف نہیں ہوسکتے۔ یہ تمام حالات اور واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ سیاست ان کی، فوج ان کی، بیوروکریسی ان کی۔ ہم کون کے ہیں؟ ہمارا کسی کھاتے میں ذکر نہیں ہے

آپ نے اس پر غور کیا کہ صاحب کتاب کیا کہنا چاہتے ہیں اصغر خان نے کہا ہے کہ وہ سیکولر اسٹیٹ بنائیں گے۔ یہ بات اس لئے کہی گئی ہے کہ تاکہ قادیانیوں کی حمایت حاصل کی جائے سن ۱۹۷۳ء کے آئین کا کریڈٹ اس اعتبار سے مسٹر بھٹو کو جاتا ہے کہ انہوں نے وزیراعظم کا مسلمان ہونا ضروری قرار دیا۔ اب ''مسلمان'' کا لفظ ترمیم شدہ آئین سے حذف کردیا گیا ہے بھٹو صاحب کے دور میں پاسپورٹ فارم پر ایک عہد نامہ شامل کیا گیا تھا کہ میں مرزا غلام احمد کو جھوٹا دعویدار نبوت کہتا ہوں یہ حلف نامہ شائع ہوگیا تھا۔ قادیانیوں کے لئے بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا تھا۔ وہ اس پر دستخط کرنے کے لئے

بنگلہ دیش کی مہم تیز کرنے کیلئے
قادیانیوں نے اندرا گاندھی کو بھاری رقم پیش کی تھی

بھائی! مولانا اسلم قریشی اغوا ہوجاتے ہیں تو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ آج تک معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ کہاں ہیں۔ پاکستان کے عوام قریشی صاحب کی بازیابی کا یک زبان مطالبہ کرچکے ہیں مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی اس بنیاد پر میں کہتا ہوں کہ بظاہر تو پاکستان اسلامی اسٹیٹ کے قیام کے لئے بن رہا تھا، مگر درحقیقت قادیانی اسٹیٹ بن رہی تھی۔ یہ ہمارا ملک ہے۔ اللہ اسے مسلمانوں کے ملک کی حیثیت سے قائم و دائم رکھے میرے خون کا آخری قطرہ بھی وطن عزیز کے کام آئے تو دریغ نہیں کروں گا۔ میں اسی لئے کہتا ہوں اگر ہمیں اپنے وطن کو اسلامی ریاست کی حیثیت سے قائم رکھنا ہے تو آزادی کی جنگ لڑنا پڑے گی۔ جب کوئی سیاسی قوت منظم ہونے لگتی ہے تو اسے ہیوتاژ کردیا جاتا ہے۔ جس ملک میں کوئی سیاست نہ رہے، سیاسی جماعتیں نہ رہیں وہ ملک کیسے باقی رہ سکتا ہے کیوں کہ نظام حکومت بنا نہیں ہے۔ آپ نے ''پنجاب کا مقدمہ'' نامی کتاب پڑھی ہے؟ مصنف نے کیا لکھا ہے؟ رائے صاحب لکھتے ہیں کہ پنجاب کا سب سے بڑا لیڈر مرزا غلام احمد قادیانی ہے

تیار نہ تھے چنانچہ مارشل لائی دور میں نامعے یہ حلف نامہ ختم کردیا گیا ہے۔ پاسپورٹ آفس میں ایک مہر بھی بنائی گئی تھی۔ انہیں ہدایت کردی گئی ہے کہ فارم پر یہ مہر بھی نہ لگائی جائے۔ کیونکہ قادیانی یہ تو حلفاً کہہ سکتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین سمجھتا ہے حلفاً یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد جھوٹا دعویدار نبوت تھا۔

چٹان:۔ باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں نے اپنی جماعت کی طرف سے الگ میمورنڈم پیش کیا تھا۔

دعائے الخیر:۔ میں اسی میمورنڈم کی بات کررہا ہوں آپ اس کتاب میں ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو نہ ماننے والے کافر ہیں یعنی ان کے عقائد کے مطابق اس ملک کے ننانوے فیصد مسلمان کافر ہیں۔ قائداعظمؒ کی نماز جنازہ کے وقت سر ظفر اللہ خان نے کہا کہ ہم غیرمسلموں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے مولانا اسلم قریشی کے وکیل راجہ ظفر الحق صاحب نے عدالت میں ایم ایم احمد سے سوال کیا تھا کہ سر ظفر اللہ خان نے قائداعظم

کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ تو ایم ایم احمد نے جواب دیا تھا کہ اگر میں ان کی جگہ ہوتا میرا رویہ بھی وہی ہوتا اور میں بھی قائد اعظم کی نماز جنازہ نہ پڑھتا۔

چٹان:۔ آپ نے بجا فرمایا کہ مجلس احرار کا مسئلہ ختم نبوت پر بڑا احسان ہے انہوں نے ملت اسلامیہ کو ان کے مکروہ عزائم سے باخبر کیا۔

وہاب الخیری:۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض ہر احراری کو جنت میں جگہ دے۔ انہوں نے مسلمانوں

اور پھر اس ڈپٹی کمشنر کو اسی
شہر میں منہ کالا کرکے پھرایا گیا۔

کو بیدار کیا کہ قادیانی مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہوگئے ہیں۔ احراریوں کا ملت اسلامیہ پر احسان ہے۔ ختم نبوت کے مسئلہ پر ان کا کردار قابل فخر اور لائق ستائش ہے۔

چٹان:۔ ندائے حق کے دور میں ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ بعد میں عدالت میں مقدمہ چلا۔ جس کی تفصیل بھی آپ کے اخبار میں شائع ہوئی تھی۔ اس کی کچھ روداد سنائیے۔

وہاب الخیری:۔ یہ بڑا مشہور واقعہ ہے۔ میں ایک روز آل انڈیا ریڈیو سے خبریں سن رہا تھا ریڈیو سے ایک ایسی خبر نشر ہوئی کہ میں دم بخود ہوگیا۔ خبر یہ تھی کہ وہاں انڈیا میں قادیانیوں کا اجلاس ہوا۔ اندرا گاندھی نے اس سے خطاب کیا اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی کہ بنگلہ دیش کی مہم کو تیز کیا جائے۔ اور اسے جلد از جلد کامیاب کیا جائے قادیانیوں نے اس مقصد کے لئے اندرا گاندھی کو ایک بھاری رقم کی تھیلی بھی پیش کی جس میں پاکستان کے قادیانیوں کی بھیجی ہوئی رقم بھی شامل تھی۔ یحییٰ خان ان دنوں پاکستان سے باہر تھے کسی غیر ملکی دورے پر تھے اور ایم ایم احمد قائم مقام صدر تھے میں نے اس خبر کو ندائے حق میں صفحہ اول پر شہ سرخی کے ساتھ شائع کیا۔ مولانا اسلم قریشی اس وقت سیکرٹریٹ کی لفٹ کے مکینک تھے اور کسی سیکرٹریٹ میں کام کرتے تھے۔ ایم ایم احمد نے اس کی تصدیق کی۔ مولانا اسلم قریشی نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اندرا گاندھی کو جو رقم کی تھیلی پیش کی گئی اس میں پاکستان کے قادیانیوں کی بھیجی ہوئی رقم بھی شامل ہے ایم ایم احمد نے جواباً اس کی تصدیق کی۔ اسلم قریشی صاحب نے یکایک چھری نکالی اور اس پر حملہ کر دیا مولانا اسلم قریشی گرفتار ہوگئے پورے ملک میں ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملے کی سنسنی پھیل گئی خصوصی فوجی عدالت میں مقدمہ شروع ہوگیا یہاں میں اس المیہ کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کے قائم مقام صدر پر قاتلانہ حملہ ہوا اور عدالت میں مقدمہ چلا مگر ندائے حق کے سوا ملک کے کسی اور اخبار نے مقدمہ کی کارروائی تفصیل سے شائع نہیں کی۔ میں ان کا ممنون ہوں گا اگر وہ مجھے اس کا جواب دے سکیں۔ میرا یہ سوال ملک کے تمام صحافیوں سے ہے کہ ان کے لئے اس خبر کی اشاعت کیوں ضروری نہیں تھی بہرحال جب مقدمہ شروع ہوا تو میں نے بڑی کوشش کی کہ مجھے عدالت کی کارروائی سننے کی اجازت مل جائے مگر عدالت کے صدر نے مجھے کہلا بھیجا کہ ہم اجازت نہیں دے سکتے۔ بریگیڈیئر فلاں سے اجازت حاصل کی جائے میں نے اپنے اخبار میں اداریہ لکھا کہ جس عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی اخبار نویس کو عدالت کی کارروائی سننے کی اجازت دے سکے تو وہ عدالت کیا فیصلہ دے گی وہ تو کسی اور کے اشارے پر فیصلہ دے گی۔ تاہم راجہ ظفر الحق صاحب جو مولانا اسلم قریشی کے وکیل تھے۔ مجھے عدالتی کارروائی کی تفصیلات دیا کرتے تھے۔ میں اگلے روز اپنے اخبار میں اسے شائع کر دیا کرتا تھا۔ میں اس سلسلے میں راجہ صاحب کی خدمات کا بڑا مداح ہوں۔ انہوں نے مولانا اسلم قریشی کا مفت مقدمہ لڑا یہی وجہ ہے کہ انہیں وکیل ختم نبوت کہا جاتا ہے وہ اس اعزاز کے مستحق ہیں۔

چٹان:۔ اس مقدمہ کی کارروائی کا کوئی خاص واقعہ

وہاب الخیری:۔ مجھے اخبار کے فائل دیکھنے پڑیں گے ایک واقعہ مجھے یاد آرہا ہے کہ راجہ ظفر الحق نے ایم ایم احمد سے پوچھا کہ سر ظفر اللہ خان نے قائد اعظم کی نماز جنازہ کیوں نہ پڑھی وہ الگ بیٹھے رہے ان سے نماز جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ دریافت کی گئی تو موصوف نے جواب دیا کہ "ہم غیر مسلموں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے۔ اگر آپ اس وقت ہوتے تو آپ کا کیا رویہ ہوتا۔ اس پر ایم ایم احمد نے کہا کہ میرا عقیدہ بھی یہی ہے۔ اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو میں بھی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھتا" ان کی نظر میں ساری ملت اسلامیہ کافر ہے صرف وہ خود ہی سچے مسلمان ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قادیانیوں کی پارسائی اور دیانتداری کا بڑا چرچا کیا جاتا ہے حالانکہ یہ بات سرے سے ہی غلط ہے۔ یہ بڑے بدکردار لوگ ہیں۔ آپ راولپنڈی میں پیر صلاح الدین کے کردار سے واقف ہوں گے۔ موصوف خلیفہ قادیان کے قریبی عزیز ہیں۔ انہوں نے پیرز ہوٹل میں فحاشی کا اڈا قائم کیا تھا۔ قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ اسی مارشل لاء حکومت میں ان کا منہ کالا کیا گیا۔ پیرز ہوٹل کا ذکر آیا ہے تو میں

رائے کے نزدیک
پنجاب کا سب سے بڑا لیڈر
مرزا غلام احمد قادیانی ہے

اس کی کچھ تفصیل بھی آپ کو بتاتا چلوں کہ جب یہ ہوٹل چاندنی چوک کے قریب تعمیر ہو رہا تھا تو میں نے حکومت پنجاب کو چٹھی لکھی کہ رہائشی علاقے میں ہوٹل کی تعمیر قانوناً ممنوع ہے۔ جس سرکاری افسر نے ہوٹل کا نقشہ منظور کیا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے مگر کسی نے اسے لائق اعتنا نہ سمجھا۔ ہوٹل تعمیر ہوگیا اور فحاشی کا گھناؤنا دھندہ ہوتا رہا۔ مارشل لاء حکام کو پیرز ہوٹل کے گندے کاروبار کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے چھاپہ مارا اور عورتیں برآمد کر لیں اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ میں نے اپنی سابقہ درخواست کے حوالے سے مطالبہ کیا کہ ہوٹل کے قیام کے ذمہ دار افسران کو سزا دی جائے اور پیر صاحب کا منہ کالا کیا

باقی صفحہ ۲۲ پر

قادیانی وکیل کو جواب

تحریر: نور محمد قریشی بی اے ایل ایل بی

مرزا قادیانی کی زندگی میں دھوکہ دہی کا الزام لگا

مکرم و محترم جناب علی بن عبدالقادر صاحب

سلام علی من اتبع الہدیٰ۔ امید ہے مزاج بخیر ہونگے مجھے خط لکھنے کی ضرورت دو وجوہات کی بنا پر پیش آئی ہے۔

۱۔ میرے مضمون "ہوشیار باش" پر آپ کے تبصرہ کے جواب میں نے اپنے خط مورخہ یکم دسمبر ۱۹۸۵ء کے ذریعہ عرض کیا تھا۔ اس میں چند باتیں رہ گئیں تھیں اور اب اس عریضہ کے ذریعہ ان کا بھی جواب دیکر آپ پر اتمام حجت مکمل کرنا چاہتا ہوں اس لئے میرے اس عریضہ کا مطالعہ آپ بھی اسی جذبے سے کریں۔

۲۔ خط مورخہ یکم دسمبر کے بعد فون پر آپ سے گفتگو کا موقع ملا تھا اس گفتگو میں بھی آپ نے دو باتیں ایسی ارشاد فرمائی تھیں جن کا جواب دینا میں اپنا فرض اور آپ کا حق سمجھتا ہوں۔

ایک تو آپ نے میرے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔

دوسری بات آپ نے ارشاد فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ مرزا غلام احمد پر اسکی زندگی میں کسی شخص نے بھی کوئی ٹھوس الزام نہیں لگایا اگرچہ اسے گالیاں دینے والے بہت تھے اس وجہ سے آپ کے خیال میں ان کی موت کے تقریباً ۸۰ سال بعد میرا ان پر کوئی الزام لگانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

۱۔ آپ کی پہلی بات کے بارے میں عرض ہے کہ مجھے یہ سن کر کوئی زیادہ تعجب نہیں ہوا کہ آپ نے مرزا غلام احمد کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ مجھے آج تک ایک بھی قادیانی ایسا نہیں ملا جس نے مرزا غلام احمد کی کسی بھی کتاب کا مکمل مطالعہ کیا ہو۔ میرے علم کی حد تک آپ لوگوں کو بھی اجتماعات میں مرزا غلام احمد کی کتب سے منتخب حصے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں جس طرح عیسائی حضرات کو گرجا میں بائیبل کے منتخب حصے سنائے جاتے ہیں جس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ جیسے اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات بھی موروثی عقائد کے بارے میں کبھی سنجیدہ غور و فکر نہیں کرتے۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ "وجدنا علیہ آباءنا" کا طعنہ آپ کی طرف سے مجھے ملا ہے۔

۲۔ آپ کی دوسری بات کے بارے میں عرض ہے کہ آپ کا خیال درست نہیں کہ مرزا غلام احمد پر کسی شخص نے ان کی زندگی کوئی ٹھوس الزام نہیں لگایا۔ اگر آپ نے مرزا غلام احمد کی کتب کا مطالعہ کیا ہوتا تو آپ کبھی یہ نہ فرماتے حقیقت یہ ہے خواہ آپ کو کتنا ہی ناگوار معلوم ہو کہ مرزا غلام احمد پر ان کی زندگی میں بھی لوگوں نے دھوکہ دہی کا الزام لگایا۔ مرزا صاحب نے اپنی بریت میں کوئی سنجیدہ بات نہیں کہی۔ آج میں نے ان پر دھوکہ دہی کا الزام لگایا ہے تو آپ نے بھی جواب میں کوئی سنجیدہ بات نہیں فرمائی۔ مرزا غلام احمد پر ان کی زندگی میں دھوکہ دہی کا جو الزام لگایا گیا اس کا اعتراف مرزا صاحب نے خود اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۳۴۴ (میرے پاس جو نسخہ ہے وہ ۱۹۳۴ء میں قادیان سے شائع کیا گیا ہے) پر درج ذیل الفاظ میں کرتے ہیں۔

"سو خدا نے چاہا کہ وہ باتیں پوری ہوں اگرچہ مخالف لوگ اپنی جہالت سے شور ڈالتے رہے اور میرے اوپر افترا کیا کہ گویا میں نے بدنیتی سے لوگوں کا روپیہ ہضم کرنے کے لئے براہین احمدیہ کا چھپنا آئندہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔"

باقی صفحہ ۲۳ پر

یہودیوں کا رقص ابلیس

منظور احمد شاہ آسی

خداوند قدوس کا قرآن پاک میں ارشاد ہے [illegible] چلے جاؤ [illegible] اور [illegible] مخلوق تمہاری جگہ لے آئے [illegible]

قبلہ اول بیت المقدس ۱۹۶۷ء سے پہلے اردن کے قبضہ میں تھا۔ اس کے بعد جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے مصر، شام اور اردن پر حملہ کیا اور تینوں ممالک کے وسیع و عریض رقبہ پر غاصبانہ قبضہ کر لیا جب اسرائیل آبادی اور رقبے کے لحاظ سے عربوں کے مقابلے میں تنکے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسرائیل کی کل آبادی ۳۲ لاکھ افراد پر مشتمل ہے جبکہ ان تینوں ملکوں کی آبادی کروڑوں افراد پر مشتمل ہے لیکن جذبہ ایمانی کا فقدان ہے یہ لوگ دین سے دور ہیں۔ اور عیاشیوں میں پڑے ہوئے ہیں چنانچہ ۱۹۶۷ء کی جنگ میں اسرائیل نے اردن سے مسلمانوں کا قبلہ اول بیت المقدس چھین لیا۔ جب اسرائیل کا کمانڈر مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا تو اپنے ماتحت فوجی افسران کو لے کر ڈیڑھ سو یہودی لڑکیوں کے ساتھ سارا رات شراب پی، بیت المقدس میں ننگا ناچ کیا اور مسجد کے اندر زنا کرتے رہے۔ مسلمان تو ان یہودی افسران سے بدلہ نہ لے سکے اور کیفر کردار تک نہ پہنچا سکے لیکن خداوند قدوس نے اسی صبح انہیں سزا دیدی۔ اس کی تفصیل روزنامہ نوائے وقت لاہور کی رپورٹ کے مطابق درج کی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"بیت المقدس میں یہودیوں کا رقص ابلیس اور ان پر قہر الٰہی"

"مسجد اقصیٰ میں جس فوجی جنرل نے ڈیڑھ سو لڑکیوں کو عریاں رقص کا حکم دیا تھا صبح وہ شراب کی بوتل کے ساتھ مردہ پایا گیا۔ مسجد اقصیٰ میں جمع ہو کر ساری رات

باقی صفحہ ۲۳ پر

چند حقائق
چند دلائل

مرزا قادیانی اور انگریزی اقتدار

محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

مرزا صاحب انگریزی محبت کے نشے میں اس قدر مخمور تھے کہ جمعہ کے خطبہ میں بھی انگریزوں کی مدح و ثنا اور اطاعت و تابعداری کے گن گانے کا مشورہ دینے لگے چنانچہ خود لکھتے ہیں:

"ہماری یہ بھی تمنا ہے کہ جس طرح اسلامی ریاستوں میں ان سلاطین کا شکر کے ساتھ خطبہ میں ذکر ہوتا ہے ہم بھی جمعہ کی تعطیل کے شکریہ میں اور بلاد کے مسلمانوں کی طرح یہ دائمی شکر جمعہ کے ممبروں پر اپنا وظیفہ کریں کہ سرکار انگریزی نے علاوہ اور مراحم اور الطاف کے ہم پر یہ بھی عنایت کی نظر کی۔" (مجموعہ اشتہارات دوم ص۲۲۶)

مرزا صاحب کے نزدیک گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت کرنے والا خدا اور رسول کا باغی و نافرمان، منکر و منافق بدذات و بدکار شریر و حرامی تھا مگر وہ انگریز فوجی جو مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے تیار رہتے تھے انہیں دد ختوں پر لٹکاتے تھے۔ مرزا صاحب کے نزدیک اس قدر محبوب تھے کہ اگر ان کا کوئی فوجی زخمی ہو جائے تو مرزا صاحب چندہ کی اپیلیں کرتے پھرتے تھے۔ ان کی فتح و کامرانی کے لئے دعا کرتے تھے۔ مرزا صاحب نے عید کے دن اپنے تمام مریدوں کو جو خطبہ دیا اس میں خصوصی طور پر اس طرف توجہ دلائی اور چندہ کی اپیل کی۔ خود کہتے ہیں:۔

ہم نے اس مبارک عید کے موقع پر گورنمنٹ کے احسانات کا ذکر کر کے اپنی جماعت کو جو اس گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتی اور دیگر لوگوں کی طرح منافقانہ زندگی بسر کرنا گناہ عظیم سمجھتی ہے۔ توجہ دلائی کہ سب لوگ تہہ دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکو اس جنگ میں جو ہو رہی ہے فتح عظیم بخشے اور نیز یہ بھی کہا کہ حق اللہ کے بعد اسلام کا اعظم ترین فرض ہمدردی خلائق ہے اور بالخصوص ایسی مہربان گورنمنٹ کے خادموں سے ہمدردی کرنا کار ثواب ہے جو ہماری جانوں اور مالوں اور سب سے بڑھکر ہمارے دین (قادیانی مذہب) کی محافظ ہے اس لئے ہماری جماعت کے لوگ جہاں جہاں اپنی توفیق اور مقدور کے موافق سرکار برطانیہ کے ان زخمیوں کے واسطے جو جنگ میں مجروح ہوتے ہیں چندہ دیں۔" (مجموعہ اشتہارات سوم ص۲۱۹)

مرزا صاحب نے بار بار اپنی جماعت کو نصیحت اور تاکید کی کہ تم ہمیشہ انگریزوں کا شکریہ ادا کرتے رہو۔ خود بھی اس پر پوری طرح پابندی سے عامل تھے۔ ایک ضروری اشتہار کے نام سے لکھتے ہیں:۔

" مسلمانان ہند پر علی العموم اور مسلمانان پنجاب پر بالخصوص گورنمنٹ برطانیہ کے بڑے بڑے احسانات ہیں لہذا مسلمان اپنی اس مہربان گورنمنٹ کا جس قدر شکریہ ادا کریں اتنا ہی تھوڑا ہے۔" (ایضاً ص۲۱۸)

مرزا صاحب کے نزدیک جو انگریزوں کا شکرگزار نہیں وہ خدا کا بھی ناشکرا ہے۔ اسے مرزا صاحب سخت نالائق کہتے تھے ملاحظہ ہو!

" سخت نالائق ہے وہ مسلمان جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے اگر ہم ان کا شکر نہ ادا کریں تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے بھی شکرگزار نہیں۔" (ازالہ اوہام ص۲۴۳ ص۵۰۹)

مرزا صاحب کے نزدیک انگریزوں کا شکریہ ادا کرتے رہنا فرض عین تھا۔ خود لکھتے ہیں:۔

" بعض احمق اور نادان یہ سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے یہ سوال ان کا نہایت بے حماقت کا ہے کیوں کہ جس کے احسانات کا شکر

گذشتہ سے پیوستہ

کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا۔"
(شہادۃ القرآن ص۳)

بلکہ وہ شخص شریر اور بدذات تھا جو انگریزوں کا شکر ادا نہ کرتا تھا۔

" اے (وکٹوریہ) تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اٹھ رہے ہیں تاکہ تمام ملک کو رشک بہاریں بنا دیں شریر ہے وہ انسان جو تیرے عہد سلطنت کی قدر نہیں کرتا اور بدذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکرگزار نہیں" (ستارہ قیصرہ ص۱۵) (تریاق القلوب ص۲۶)

مرزا صاحب کا فیصلہ یہی نہیں کہ وہ شخص صرف شریر اور بدذات، احمق و نادان ہے بلکہ حرامی و بدکار بھی ہے۔ خود لکھتے ہیں:۔

" میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن (گورنمنٹ برطانیہ) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"
(شہادۃ القرآن ص۸۶)

مرزا صاحب کے نزدیک طاعون کا سبب بھی انگریزوں کی نافرمانی قرار پایا آپ نے طاعون کے چار اسباب بیان کئے ان میں ایک یہ تھا کہ مرزا کو چونکہ نہیں مانا گیا اس لئے طاعون آپڑا اور دوسرا۔۔۔۔

" جب لوگ ان اولوالامروں کی نافرمانی کرتے ہیں (یعنی انگریزوں کا حوالہ آگے آرہا ہے) جو مصلحت الہٰی سے انہیں دیئے جاتے ہیں اور رعیت کے انبار غلہ کے بجائے مہر کے ہوتے ہیں اور رعایا مفسد اور باغی بن جاتی ہے اور (انگریزوں کی) اطاعت کی رسی اتار دالتی ہے۔۔۔۔ اور لڑائی و مقابلہ کر کے ان کے معاملات کو درہم برہم کرتی ہے اور وفاداروں اور سعادت مندوں کی طرح ان سے با ادب پیش نہیں آتی اور ان کے حکموں کو نہیں مانتی" (مجموعہ اشتہارات سوم ص۴۵۵)

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"حقیقت میں ساری حمدیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایسا قیصر عطا فرمایا، جو ہمارے حال کی خبرگیری اور پرداخت میں کوئی قصور اور کوتاہی نہیں کرتی۔۔۔

سو یہ رحمان کی رحمت اور منان کی منت ہے۔ اگر بندہ نزول نعمت کے وقت خدا کا شکر ادا نہ کرے تو بلا اس پہ نازل ہو جاتی ہے سو اس میں شک نہیں کہ انہی گناہوں کے سبب سے طاعون نے تمہارے شہروں میں ڈیرے جما دیئے ہیں اب بہت جلد طاعت کی طرف قدم اٹھاؤ۔ (ایضاً ص۲۶)

پھر نصیحت کرتے ہیں کہ:-

"خدا اور بادشاہوں کی اطاعت کرو فساد نہ کرو حکام کے حکموں اور فیصلوں اور پروانوں میں ان کی مخالفت نہ کرو اور ان کی رضا کے خلاف ایک قدم بھی آگے پیچھے نہ رکھو اور جب کوئی خدمت تمہیں سپرد کی جائے تو بہت جلد حکم مانو، اور اس کے پورا کرنے کی سعی کرو خواہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا پڑے۔" (ایضاً ص۵۵)

مرزا صاحب انگریزوں کو اولوالامر کے حکم میں داخل کرکے ان کی اطاعت پہ زور دیتے تھے۔ ان کی اپنی جماعت کو نصیحت یہ تھی:-

"میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولوالامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔" (ضرورۃ الامام ص۲۳)

مرزا صاحب نے صرف اسی پہ اکتفاء کیا بلکہ جب انگریزی حکومت کے ساتھ اس قدر محبت و مودت، دلی اخلاص وصدق دل سے دعائیں ان کی بقا کے لئے عاجزانہ دعائیں اور دوسری طرف اسلامی مملکت سے حد درجہ نفرت پر اعتراض ہوا تو مرزا صاحب نے عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق یہ افتراء باندھا کہ:

"بعض صاحبوں نے اعتراض کیا کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پہ کیوں ترجیح دی۔ میں نے کیوں انگریزی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا (یا درکھو نا قل) قرآن شریف اور احادیث نبوی کی ان بزرگ تاکیدوں نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں مجھ کو اس کا شکر ادا کرنے پہ مجبور کیا" (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ب)

مرزا صاحب نے قرآن وحدیث پہ بہت بڑا افتراء باندھا اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا مستحق ہوا بلکہ ایسے معترض کے اعتراض ہی کو شیطانی وسوسہ قرار دیکر اپنی دل کی بھڑاس نکالی۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

"اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ گزرے کہ یہ تمام امور دنیا داری اور خوشامد میں داخل ہیں اور الٰہی سلسلے سے مناسبت نہیں رکھتے تو اس کو یقیناً سمجھنا چاہیئے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے" (مجموعہ اشتہارات دوم ص۲۲۰)

انگریزوں کی اسلام دشمنی۔ ممالک اسلامیہ میں ان کی خطرناک سازشیں۔ مقامات مقدسہ کی بے حرمتی۔ ملت اسلامیہ کے جلیل القدر اکابرین کے ساتھ ان کے سفاکانہ و ظالمانہ اقدام کو سامنے رکھیے اور ذرا اس انگریزی نبی کی انگریزوں کے ساتھ دلی محبت و الفت، مودت و مروت اخوت و خوشامد، ان کے استحکام کے لئے عاجزانہ دعائیں ان کو واجب التعظیم بنانے کی ترکیبیں اور انگریزی اقتدار کے مخالفین کے بارے میں ہرزہ سرائی ملاحظہ فرمائیں اور خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا اس قسم کی باتیں ایک صحیح العقیدہ مسلمان کبھی کر سکتا ہے چہ جائے کہ مدعی نبوت کے منہ سے ایسی باتیں نکلیں۔

خرد کا نام جنوں رکھ لیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بقیہ: قادیانی وکیل کو جواب

میں نے بھی یہی الزام لگایا ہے کہ مرزا صاحب نے تین صد دلائل لکھ چکنے کا وعدہ کرکے لوگوں سے قیمت وصول کی اور اس کے بعد صرف ایک دلیل لکھ کر کتاب ختم کردی اب یہ آپ کا فرض ہے کہ جس شخص کو آپ اپنا روحانی باپ تسلیم کرتے ہیں ذرا معلوم تو کریں کہ جب لوگوں نے اس کی زندگی میں دھوکہ دہی کا الزام لگایا تو انہوں نے اپنی صفائی میں کیا ثبوت پیش کیا سوائے اس کے کہ الزام لگانے والے کو جاہل کہا کہ وہ لوگ جہالت کی وجہ سے شور ڈالتے اب خدارا انصاف کیجئے کسی کو جاہل کہنا گالی نہیں ہے جن لوگوں نے مرزا صاحب کو تین صد دلائل پر مشتمل کتاب کی قیمت پیشگی ادا کی اور اس کے عوض میں ایک عدد دلیل پر مشتمل کتاب وصول کی وہ تو ٹھہرے جاہل اور وہ شخص جس نے کہا کہ پانچ اور پچاس میں ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ سے پچاس کا وعدہ پورا ہوگیا تو وہ شخص ہے عالم و فاضل بلکہ صاحب الہام و وحی اور اس کی نبوت پہ ایمان لانا مدار نجات۔ وہ کیا یہی انصاف ہے آپ حضرات کا؟ ہیں اگر کسی مقدمہ میں آپ سے پچاس روپے فیس طے کروں اور جب ادائیگی کا وقت آئے تو مرزا غلام احمد کی سنت پر عمل کرتے ہوتے پانچ روپے پیش کرتے ہوئے عرض کروں کہ پچاس روپے ادا کرنے کا وعدہ پورا ہوگیا کیونکہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اور جب جواب میں آپ مجھے مجبوراً دھوکہ باز کہیں تو عرض کروں کہ آپ تو جاہل ہیں اور جہالت کی وجہ سے شور ڈال رہے ہیں تو خدارا بتایئے کہ اس وقت جہالت کے لفظ کو آپ گالی نہیں قرار دیں گے؟ اگر نہیں تو براہ کرم گالی کی تعریف کر دیجئے تاکہ معلوم تو ہو کہ آپ کے نزدیک گالی کہتے کسے ہیں۔

بقیہ: رئیس ابلیس

مسجد کے اس مقام پر فحش حرکات کرتے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ ننگی لڑکیاں رات بھر ناچتی رہیں جس فوجی جنرل نے حکم دیا تھا وہ صبح مردہ پایا گیا۔ فجر کے بعد سخت آندھی آئی۔ ناچنے والی لڑکیاں شدید خوف کی حالت میں چیختی چلاتی باہر بھاگیں اپنے پیٹ پکڑے ہوئے زور سے چلانا شروع کردیا اور دہشت ناک مروڑ اور درد کے ساتھ مسجد کے مرکزی دروازے پر بیٹھ گئیں۔ ان میں پچاس لڑکیاں انتہائی خوفناک اور غیر طبعی حالت میں مر گئیں اکثر پاگل ہوگئیں تین بڑے فوجی مسجد سے نکلتے وقت ایک اسرائیلی فوجی گاڑی کے نیچے آگئے۔

اخبار آگے لکھتا ہے:-

حضرت مولانا محمد علی جوہرؒ کی قبر کی جس یہودی نے بے حرمتی کی تھی وہ وہاں کے یہودی طلبہ کا رہنما تھا وہ لندن میں ماسٹر ڈگری کے لئے پہنچا تو سوہو کے علاقہ میں ایک رات بار سے نکلا اور سڑک پر کتے کی موت مر

گیا۔ جس پر اسرائیلی اخبار نے مرثیے لکھے جبکہ اس معمے کو اسرائیلی ڈاکٹر آج تک نہیں حل کر سکے اور حیران ہیں اور خوفزدہ ہیں کہ انہیں ان لڑکیوں کے پیٹ کی تکلیف کا کوئی میڈیکل گراؤنڈ نہیں مل سکا اور نہ ہی آج تک کوئی تشخیص ہو سکی ہے۔ جو پاگل ہو گئی ہیں وہ آج بھی اپنا پیٹ پکڑ کر زور زور سے انتہائی خوفناک انداز سے چلاتی ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۶ نومبر ۸۳ء)

قارئین! میں نے حرف بحرف اخبار کی رپورٹ نقل کر دی ہے۔ تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ خود اندازہ کر لیں۔ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَلْبَابِ۔ اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت کا سامان ہے۔

بقیہ: اخبار ختم نبوت

لے جاؤ۔ ہا! ان سیلوں کو کیوں پریشان کرتے ہو۔ نہیں دیتے تم تو اور بات ہے مگر میرے معصوموں کی آہ کیوں لیتے ہو؟۔ میں نہ سزائے قتل اور نہ مرزائیت سے ڈرتا ہوں۔ میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو گی کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں میں شمار ہوں گا۔ دین کے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غدار باغیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

بقیہ: بنگلہ دیش کی مہم

چلائے۔ میں نے اخبار میں بیان دیا کہ اب جبکہ یہ واقعات طشت از بام ہو چکے ہیں مجھے بتایا جائے کہ میں نے ہوٹل کی تعمیر کے وقت حکومت پنجاب کو بروقت مطلع کیا تھا اور کہا تھا کہ ہوٹل کی تعمیر کا نقشہ کس نے منظور کیا ہے لہذا

سر ظفر اللہ خاں نے مسٹر بھٹو کو
مخاطب کرتے ہوئے کہا!
آپ ناقابل اعتماد اور احسان
فراموش ہیں۔

مجھے بتایا جائے کہ نقشہ منظور کرنے والے اس سرکاری افسر کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی ہے؟ اسے سزا کیوں نہ ملی؟ میری درخواست کا فیصلہ کیوں نہیں کیا گیا۔ جنرل ضیاء نے جب یہ خبر پڑھی تو اس کی تحقیقات کے لیے ٹریبونل قائم کر دیا۔ عدالت نے مجھے بلایا۔ میں نے عدالت میں تمام الزامات ثابت کر دیئے۔ قادیانی میری ان سرگرمیوں کے سبب میرے شدید خلاف ہیں اور میرے الیکشن میں میرے مدمقابل امیدوار کے لئے پوری سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ میرا اشارہ ہے کہ وہ الیکشن میں میرے خلاف بڑی شدت سے کام کرتے ہیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں یہ تاثر سراسر خلاف واقعہ ہے کہ وہ صاحب کردار اور پارسا لوگ ہیں۔ پیر صاحب نے قرآن پاک کی تفسیر بھی لکھی ہے جس میں انہوں نے زنا کو قابل معافی قرار دیا ہے۔ خوش قسمتی ملاحظہ فرمائیے کہ پیر صلاح الدین راولپنڈی کا ڈپٹی کمشنر رہا لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ اسی شہر میں اس کا منہ کالا کیا گیا۔ حالانکہ قانون میں منہ کالا کرنا نہیں لکھا تھا مگر ان کی قسمت میں اسی درجہ رسوائی لکھی تھی۔ وہ پاکستان کے واحد شخص ہیں جن کا سرکاری طور پر کم و بیش دو لاکھ افراد کے اجتماع کے سامنے منہ کالا کیا گیا اور گھنٹوں کے کاروبار میں ان کے ساتھیوں کو کوڑے مارے گئے۔ اخبارات میں کالے منہ کے ساتھ ان کی تصاویر شائع ہوئیں۔

بقیہ: آپ کے مسائل

شرط ہے ورنہ احرام نہیں کھلے گا اور احرام کے منافی کام کرنے پر دم لازم ہوگا۔ گناہ الگ سر پر رہے گا گویا "گناہ لازم نیکی برباد" کا مصداق ہوگا۔

س: یہاں سعودیہ میں تقریباً ہر گھر میں وی سی آر ہیں۔ غیر اخلاق انڈین فلمیں دیکھی جاتی ہیں اور ہر ماہ باقاعدگی سے عمرہ اور مسجد نبوی میں حاضری دی جاتی ہے کیا اس سے عمرہ اور مسجد نبوی کی حاضری کی افادیت ختم نہیں ہو جاتی؟ لوگ عمرہ ثواب کی نیت سے اور مسجد نبوی میں بھی حضور اکرم کی قبر کی زیارت کی غرض سے جاتے ہیں۔ فلمیں دیکھنا برا بھی نہیں سمجھتے عام خیال ہے کہ وطن سے دوری کی وجہ سے وقت کاٹنے کو دیکھتے ہیں اور یہاں تفریح کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔

ج: عمرہ اور مسجد نبوی کی حاضری میں بھی لوگ اتنی غلطیاں کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ، دین کے مسائل نہ کسی سے پوچھتے ہیں، نہ اس کی ضرورت سمجھتے ہیں، جو شخص ٹی وی جیسی حرام چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کو اس کے حج و عمرہ کی کیا ضرورت ہے۔ ایک عارف کا قول ہے۔

بطواف کعبہ رفتم زحرم ندا برآمد
کہ بروں در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

(میں طواف کعبہ کو گیا تو حرم سے ندا آئی کہ تو نے باہر کیا کیا ہے کہ دروازے کے اندر آتا ہے!) لوگ خوب ڈاڑھی منڈا کر روضہ اطہر پر جاتے ہیں اور ان کو ذرا بھی شرم نہیں آتی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر شکل آپ کے دشمنوں جیسی بناتے ہیں۔ اس تحریر سے یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو حج و عمرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ مقصد ہے کہ ان مقدس اعمال کو گناہوں اور غلطیوں سے پاک رکھنا چاہیے۔ ایسے حج و عمرہ ہی پر پورا ثواب مرتب ہوتا ہے۔

بقیہ: مولانا جالندھری رحمہ

حصہ لیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد تو اگرچہ ۱۹۴۹ء میں رکھ دی گئی تھی لیکن تحریک کی وجہ سے مجلس احرار اسلام پر پابندی عائد کر دی گئی۔ تو ان حالات میں ۲۰ اپریل ۱۹۵۴ء کو امیر شریعت کے دولت کدہ ملتان میں احباب جماعت کا اجلاس ہوا جس میں شاہ جیؒ نے سیاست سے علیحدگی اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کیلئے غیر سیاسی تنظیم مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا اعلان کر دیا۔ اور اس فیصلہ کی توثیق کیلئے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک اجلاس رکھا گیا، جس میں بہت سے اکابرین جماعت شریک ہوئے اور مجلس کا انتخاب عمل میں لایا گیا قبلہ شاہ صاحبؒ امیر، اور مولانا محمد علی جالندھریؒ

کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ شاہ جیؒ کی رحلت کے بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ جماعت کے امیر منتخب ہوئے تو مولانا محمد علی جالندھریؒ ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ ان دونوں بزرگوں کے دورِ امارت میں مولانا نے پورے ملک میں جماعت کی بھرپور تنظیم سازی کی۔ دفاتر قائم کئے گئے۔ مبلغین رکھے گئے، اور جماعت کے فنڈز کیلئے مولانا نے جانفشانی سے کوششیں کیں مولانا فرمایا کرتے تھے کہ "اگر میں چوہدری افضل حق رحؒ کے زمانہ میں مجلس احرار اسلام میں ہوتا تو انہیں مالی پریشانیوں سے بے نیاز کر دیتا" تقریباً ۱۲ سال تک مولانا مرحوم جماعت کے ناظمِ اعلیٰ کے عہدہ پر فائز رہے۔

مولانا امیر مجلس تحفظ ختم نبوت

جیسا کہ آپ حضرات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ مولانا شاہ جیؒ اور قاضی صاحبؒ کے دور امارت میں ان کے دستِ راست اور معتمد خصوصی رہے۔ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۳، نومبر ۱۹۶۶ء کو یہ حادثہ فاجعہ پیش آیا کہ سفیر اسلام خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب رحؒ اس دارفانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی کو جا سدھارے۔ تو ۲۳ شعبان کو مجلس کے دستور کی دفعہ ۶ ضمن ۲ کے تحت آپ مجلس کے تاانتخاب امیر نامزد کر دیئے گئے۔ تاآنکہ ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۸۶ھ کو مجلس کی جنرل کونسل کا اجلاس بہاول پور میں منعقد ہوا۔ اور بالاتفاق مجلس کے امیر منتخب کر لئے گئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں امیر شریعتؒ کی سحر انگیز خطابت اور قاضی صاحبؒ کی سفارت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو چار چاند لگائے وہاں مولانا مرحوم کی قیادت میں جماعت نے مرزائی مبلغین و مناظرین کو بدحواس کر دیا۔ بہرحال خداوند قدوس نے مولانا کو عظیم صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ اگرچہ مولانا عملی سیاست سے کوسوں دور تھے لیکن سیاست کے امام مانے جاتے تھے۔ بہت سے سیاسی راہنماؤں نے آپ کی آغوش تربیت میں سیاسی رموز سیکھے مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ بھی آپ ہی کے تربیت یافتہ تھے۔ آپ نے اپنے دورِ امارت میں اپنے معتمد خصوصی اور جماعت کے عظیم مناظر مولانا لال حسین اخترؒ یورپ کے دورہ پر روانہ کئے۔ مولانا مرحوم نے ۲۳ ماہ تک انگلینڈ، فجی آئی لینڈ اور دیگر کئی ایک ممالک میں اسلام کی حقانیت اور مسئلہ ختم نبوت کا ڈنکا بجاتے رہے، اور مرزائی مبلغین کا جینا دوبھر کر دیا۔

درحقیقت آپ جماعت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے تھے۔ مولانا کی بڑی خوبی جماعت اور تحریکوں کیلئے فنڈ مہیا کرنا اور دیانت داری کیساتھ اسکا حساب و کتاب رکھنا، اور کفایت شعاری سے صرف کرنا اور جماعتی کام کو باقاعدگی کیساتھ رکھنا تھا۔ مولانا ملک کے تمام کارکنوں اور جماعتی دوستوں سے رابطہ رکھنا اور مبلغین کے نظام کی نگرانی کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

دیانت داری اور خلوص

آغا شورش کشمیری رقمطراز ہیں کہ مولانا کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہونے کے بعد اگلے روز جماعت کے بیت المال جو سیف کی صورت میں ہے کو کھولا گیا تو تمام رقوم حساب کیمطابق تھیں البتہ ایک پوٹلی الگ رکھی ہوئی تھی جسمیں بائیس ہزار روپیہ تھا، اور ساتھ ہی یہ چٹ مولانا نے لکھ کر رکھی ہوئی تھی۔ کہ جب جماعت کے دیگر مبلغین تنخواہ لینا عار سمجھتے تھے۔ تو میں نے ان کی دلجوئی اور جھجک دور کرنے کیلئے تین صد روپیہ مشاہرہ قبول کر لیا تھا، الحمدللہ میں صاحب جائداد اور گھر سے کھاتا پیتا ہوں۔ اللہ تعالٰی نے مجھ کو مال و اولاد، زمین رزق سب کچھ دے رکھا ہے۔ وہ تین صد روپیہ میں الگ رکھتا رہا ہوں، یہ بائیس ہزار روپیہ وہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد اسے جماعت کے بیت المال میں جمع کر لیا جائے۔

دار المبلغین کا قیام اور مفت تبلیغ

مولانا مرحوم کو قدرت نے عجیب ذہن اور عقابی نگاہیں عطاء فرمائی تھیں۔ مولانا نے بھانپ لیا کہ آئندہ چل کر تبلیغ دین مہنگی ہو جائیگی اور بہت سے غریب کارکن دین کی تبلیغ کا جذبہ رکھنے کے باوجود نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کیلئے اعلان کرا دیا کہ مسلمانان پاکستان جہاں کہیں جلسہ یا تقریر کا اہتمام کرنا چاہیں تو مجلس کے دفتر کو صرف ایک کارڈ لکھ دیں۔ مبلغین میں سے کوئی اس دن فارغ ہوا تو مجلس کے خرچ پر وہاں پہنچ جائیگا البتہ منتظمین جلسہ اپنی مرضی سے انہیں کچھ سفر کا خرچ دینا چاہیں تو مجلس کی امداد شمار ہوگی۔ جس کی رسید وہ مبلغ دیا کریگا۔

ادھر مبلغین کی معاشی کفالت کیلئے سرکاری و نیم سرکاری اداروں سے ملتا جلتا تنخواہی نظام قائم کر دیا، تاکہ ان کے بال بچوں کی کفالت ہو سکے ان دنوں اگر کوئی مبلغ گرفتار ہو جاتا تو کیس کے تمام تر اخراجات مجلس ادا کرتی، اور اس کی

تنخواہ اس کے گھر روانہ کر دی جاتی۔ اس نظام کا فائدہ یہ ہوا کہ ملک کے طول و عرض میں تبلیغی جلسے ہونے لگے، جس سے مرزائیت کا خوب پوسٹ مارٹم ہوتا۔ حکومت اور مرزائی دونوں پریشان ہو گئے۔

سفرِ آخرت

مولانا مرحوم ۵، ۶، اپریل ۱۹۷۱ء کی درمیانی رات کو سلانوالی کے مدرسہ کے سالانہ جلسے سے خطاب کر رہے تھے، کہ یکدم دل میں درد اٹھا، تقریر ختم کر دی۔ علاج شروع کرایا، دوسرا دورہ ۸ اپریل کو ہوا تیسرا اور آخری دورہ ۲۱ اپریل مطابق ۲۴ صفر ۱۳۹۱ھ کو ہوا، اور زبان سے اللہ کا لفظ نکلا اور احباب جماعت کو کچھ کہنا چاہا کہ زبان سے ختم نبوت کا لفظ نکلا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ نماز جنازہ دو مرتبہ پڑھائی گئی، پہلی مرتبہ مولانا عبدالعزیز صاحبؒ زراعتی فارم والوں نے قلعہ کہنہ قاسم باغ کے وسیع میدان میں، اور دوسری مرتبہ حضرت درخواستی مدظلہم نے جامعہ خیر المدارس میں پڑھائی۔ اور آپ کو حضرت مولانا خیر محمد صاحب کے پہلو میں دفنا دیا گیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔

بقیہ: روزہ کی اہمیت

نفس کی خواہش اور شہوت پر قابو پانے کی عادت پڑتی ہے۔ اور روح کی ترقی اور تربیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ سب باتیں جب حاصل ہو سکتی ہیں کہ روزہ رکھنے والا خود بھی ان کے حاصل کرنے کا ارادہ رکھے اور روزے میں ان تمام باتوں کا لحاظ رہے۔ جن کی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے یعنی کھانے پینے کے علاوہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بھی پرہیز کرے۔ نہ جھوٹ نہ غیبت کرے، نہ کسی سے لڑے جھگڑے۔ الغرض روزے کے زمانے میں تمام ظاہر اور باطنی گناہوں سے پوری طرح بچے ایسا کہ حدیثوں میں اس کی تاکید آئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو چاہیے کہ کوئی گندی اور بری بات اس کی زبان سے نہ نکلے اور وہ شور و شغب بھی نہ کرے اور اگر کوئی آدمی اس سے جھگڑا کرے اور اس کو گالیاں دے تو اس سے بس یہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں (اس لئے تمہاری گالیوں کے جواب میں بھی گالی نہیں دے سکتا۔) بخاری و مسلم

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص روزے میں بھی غلط گوئی اور غلط کاری نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانا پانی چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں اور کوئی پرواہ نہیں۔" (بخاری)

ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کتنے ہی ایسے روزے دار ہوتے ہیں (جو روزے میں بری باتوں اور برے کاموں سے پرہیز نہیں کرتے اور اس کی وجہ سے) ان کے روزوں کا حاصل پیاس کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔" (دارمی)

الغرض روزہ رکھنے سے روح میں پاکیزگی اور تقویٰ اور پرہیزگاری کی صفت اور نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی طاقت جب ہی پیدا ہوگی جب کہ کھانے پینے کی طرح دوسرے تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بھی پرہیز کیا جائے اور خاص جھوٹ، غیبت اور گالی گلوچ وغیرہ سے زبان کی حفاظت کی جائے۔ بہرحال اگر اس طرح کے مکمل روزے رکھے جائیں تو انشاء اللہ وہ سب فائدے ہو سکتے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا اور ایسے روزے آدمی کو فرشتہ صفت بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ روزے کی حقیقت اور روح کو سمجھیں اور اس کے ذریعے اپنے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری کی صفات پیدا کریں۔

بقیہ: خصائل نبوی

حضرات تولیت علیحدہ کرنا چاہتے تھے میراث نہیں چاہتے تھے تو پھر حضرت عمرؓ کو کیا مانع تھا اس میں بظاہر کوئی اشکال نہ تھا کہ ہر ایک کا تولیت نامہ علیحدہ ہوتا وہ اپنی رائے سے اپنی بیمہ دار کر علیحدگی یا بذریعہ تقسیم کرتا اس کی وجہ علماء نے لکھی ہے کہ اس صورت میں بعد میں میراث بن جانے کا احتمال تھا اور اس پر استدلال کی گنجائش ملتی کہ حضرت عمرؓ نے اپنے پہلے فیصلے سے رجوع کر لیا اس لئے کہ دونوں میں نصف نصف تقسیم ہی میراث کی تقسیم تھی کہ آدھا بیٹی کا حصہ ہے اور آدھا عصبہ ہونے کی وجہ سے چچا کا ہی ہے اگر یہ فیصلہ حضرت عمرؓ منظور فرما لیتے تو بعد میں آنے والوں کو اس جائیداد کے میراث ہونے کے لئے حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ ہی دلیل اور حجت بن جاتا۔ شاید کہ ابتداءً ان حضرات اہل بیت کا خیال اگرچہ یہی تھا کہ یہ میراث ہے اور اس لئے اس کا حضرات شیخینؓ سے مطالبہ ہوا مگر اخیر میں ان حضرات کی رائے بھی شیخینؓ کی رائے کے موافق ہو گئی تھی اس لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کو اسی طرح باقی رکھا ورنہ اگر وہ میراث سمجھتے تو اپنی خلافت کے زمانہ میں اس کی تقسیم کر دیتے ابتداء میں حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی مشترک تولیت رہی، حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت عباسؓ نے اس سے علیحدگی اختیار فرمالی۔ تنہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قبضہ میں رہی۔ پھر حضرت حسنؓ کے پھر حضرت حسینؓ کے پھر علی بن حسین کے (فتح الباری) یہ چند ضروری ابحاث مختصر طور پر اس قصے کے متعلق ذکر کر دی گئی ہیں ان کے علاوہ اور بھی ابحاث اس میں ہیں جن کو اختصار کی وجہ سے ترک کر دیا گیا۔

عظیم الشان خدمت باری تعالیٰ نے آپ حضرات سے لیتا رہے ۔ برما کے تعلق سے تین حضرات بہت یاد آرہے ہیں (۱) مفتی اسمٰعیل گورا صاحب مرحوم (۲) مولانا ابراہیم محمد مظاہری مرحوم (۳) مولانا مقصود احمد خاں صاحب قادیانیت کے مقابلہ میں تیغ براں تھے ۔ انتقال سے چند سال قبل تک ردِّ قادیانیت میں برمی زبان اور اردو زبان دونوں ہی بڑی زور دار مدلل لمبی تقریر فرماتے تھے الحمد اللہ برما میں پہلے کی نسبت رنگون میں صرف قادیانی باقی نہ رہے ۔ اور اکے دکے ہیں وہ بھی چوروں کی طرح چھپتے پھرتے ہیں یہاں ارکان کے جنوبی علاقہ میں تقریباً ۸۰ قادیانی تھے وہاں مجھے کئی بار اسی مسئلہ ختم نبوت کے سلسلے میں جانا پڑا اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ ہم لوگوں کے دو چار مرتبہ جانے سے نوجوان قادیانیوں پر گہرا اثر ہوا اور تقریباً ۵۰ سے زائد قادیانی تائب ہو گئے اب وہاں صرف چند قادیانی ہیں، رنگون تو ماشاء اللہ قادیانیوں سے تقریباً خالی ہو گیا ہے ۔ مسلم قبرستانوں میں ڈاکٹر این اے خان قادیانی کے واقعہ کے بعد سے کوئی قادیانی بلکہ پرویزی وغیرہ کے دفنانے پر پابندی ہے ۔ مزید باتیں انشاء اللہ تفصیل سے پھر لکھیں گے خیال تھا کہ پاسپورٹ مل جاتا تو واپسی میں کئی واقعات آپ کو لکھ کر دیتا ۔ دعا کریں کہ اگلے سال باری تعالیٰ پھر راستہ کھول دے دعا کی درخواست ہے رسالہ ختم نبوت اب تک تو مل رہا ہے آپ نے مجھ گمنام کو بھی مجلس مشاورت میں شامل کر لیا جزاکم اللہ

(مفتی) محمود داؤد یوسف رنگون

گلدستہ ختم نبوت

دھوکہ کی تجارت

مال کو چلتا کرنے کے لئے تجارت اور سودے میں زیادہ قسمیں کھانا اور لغو باتیں کرنا بھی ممنوع ہے ۔ یہ حرکت بجائے خود مال میں نقص و عیب یا سودے میں کسی اور فریب کی نشاندہی کرتی ہے ۔ ورنہ قسمیں کھانے اور بے جا لفاظی کرنے کی کیا ضرورت؟ حدیث میں اس کی ممانعت و مذمت آئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

بیع میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ اس سے اگرچہ وقتی طور پر دوکانداری خوب چل جاتی ہے لیکن بعد میں برکت کھو دیتی ہے (مسلم)

اس حدیث میں جھوٹ کی قید نہیں کہ جھوٹی قسمیں نہ کھایا کرو ۔ وہ تو بہر حال ممنوع ہے ہی تجارت میں سچی قسمیں کھانا بھی ممنوع ہے کیونکہ یہ اللہ کے باعظمت نام کا غلط اور بے جا استعمال ہے ۔

[illegible]

****

اسلام میں، معاملہ کاروبار اور تجارت میں سچائی صفائی اور دیانت کے ساتھ ساتھ سنجیدگی کی بھی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت میں نہ صرف قسمیں کھانے کی ممانعت فرمائی ہے بلکہ خرید و فروخت کے معاملہ میں بشری کمزوریوں کے پیش نظر امکانی لغو گوئی بے جا بے فائدہ باتوں اور قسموں کے تدارک اور کفارہ کے سلسلہ میں بھی ہدایت فرمائی ہے آپؐ کا ارشاد ہے

” خرید و فروخت کے وقت لغو اور بے فائدہ باتیں ہو جاتی ہیں اور قسموں کی بھی نوبت آجاتی ہے، اس لئے تم خرید و فروخت کے معاملہ کو صدقہ سے ملا دیا کرو ۔

(ابو داؤد و ترمذی)

یعنی بیع کے بعد صدقہ کر دیا کرو تاکہ وہ خرید و فروخت کے معاملہ کے دوران غفلت سے ہو جانے والی بے فائدہ اور لغو باتوں اور قسموں کا کفارہ ہو جائے ۔ لیکن یہاں یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ مندرجہ بالا حدیث میں کفارہ کی جو صورت تلقین فرمائی گئی ہے وہ غفلت کی بنا پر کوتاہی ہو جانے کے سلسلہ میں ہے اس سے یہ سمجھ لینا غلط ہو گا کہ دانستہ بے ہودہ باتیں کر کے اور قسمیں کھا کر بھی مذکورہ صورت میں اس کا کفارہ ادا کیا جا سکتا ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا (جس نے اپنے لیے حکم دریافت کیا تھا) تو اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کر کیونکہ وہ پاکی ہے تجھ کو وہ پاک کر دے گی، اور عطیہ دیوے تو اپنے رشتہ داروں کو اور پہچانے تو مسکین اور پڑوسی اور سائل کے حق کو (دیکھیں ترغیب عن احمد)

مضامین نگار سے گذارش

بعض مضمون نگار حضرات اشاعت کے لئے طویل مضامین ارسال کرتے ہیں ان سے گذارش ہے کہ وہ طویل مضامین نہ بھیجیں ۔ آئندہ ایسے مضامین شائع نہیں کئے جائیں گے ۔ ایسے مضامین کی واپسی بھی ناممکن ہے ۔

علاوہ ازیں نامہ نگار حضرات خبریں اختصار سے بھیجیں طویل رپوٹیں شائع نہیں ہوں گی نیز مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط لکھیں ۔

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No 322(

حمدِ باری تعالیٰ

حافظ لدھیانوی

اے خدائے کریم اے ستّار
کس سے ہو تیری نعمتوں کا شمار

کوئی تیرا شریک ہے نہ سہیم
ہے زمانے پہ تیرا لطفِ عمیم

تو ہی رحمٰن ہے، رحیم ہے تُو
بے طلب دے جو وہ کریم ہے تو

حیّ و قیوم لاشریک لہٗ
ہے ترا ذکر ہر کہیں ہر سُو

تو ہی معبود ہے، تو ہی مسجود
ہے تری ذاتِ پاک لامحدود

فہم و ادراک سے ہے بالاتر
کس کو تیری قدرتوں کی خبر

عقل کس طرح تجھ کو پہچانے
کبریائی کا راز کیا جانے

حرفِ کُن سے جہاں کیا پیدا
نیست کو ایک پل میں ہست کیا

کائنات آئنہ ہے حیرت کا
یہ کرشمہ ہے تیری قدرت کا

تیرے قبضے میں ہے حیات و ممات
لطف سے تیرے ہے جہاں کو ثبات

بے نواؤں کو بے نیاز کرے
تو جسے چاہے سرفراز کرے

بے ستوں سقفِ آسمانی ہے
قدرتوں کی تری نشانی ہے

بادلوں کو تو ہی اٹھاتا ہے
رفعتوں کے علَم بناتا ہے

تُو نے صحرا کو کر دیا گل پوش
موجِ بے رنگ کو دیا ہے خروش

قطرۂ آب کو کیا گوہر
تجھ سا کوئی نہیں ہے صُورت گر

خشک شاخوں پہ گل کھلائے ہیں
کیسے رنگیں دیئے جلائے ہیں

برق کو پیچ و تاب دیتا ہے
قلب کو اضطراب دیتا ہے

گوہرِ اشک تجھ سے تاباں ہے
جلۂ جسم و جاں فروزاں ہے

حمد کے ہیں ہزارہا عنوان
حافظ بے ہنر سے کیا ہو بیاں

ترے لطف و کرم پہ نازاں ہوں
ترے محبوبؐ کا ثنا خواں ہوں

عشقِ خیر البشرؐ عطا کر دے
دامنِ دل کو نُور سے بھر دے